REGD: No P-67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد نمبر ۲۰

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- خورشید انور

ہفت روزہ

بدر

قادیان

WEEKLY

BADR QADIAN

شمارہ نمبر ۳۶

شرح چندہ

سالانہ ۱۰ روپے

ششماہی ۵ روپے

ممالک غیر ۲۰ روپے

فی پرچہ ۲۵ پیسے

اخبار احمدیہ

قادیان ۶؍ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۶؍ تبوک کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور تا حال اسلام آباد میں تشریف فرما ہیں اور حضور انور کی طبیعت اللہ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے ساتھ دعاؤں میں مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل سے صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بیگم صاحبہ سرینگر احمدیہ کانفرنس میں شرکت کے بعد قریب کی احمدیہ جماعتوں کا دورہ فرما رہے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں آپ کے تمام بچے قادیان میں بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ ایدہ

قادیان ۹؍ تبوک۔ گزشتہ روز مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایک تربیتی جلسہ ہوا جس میں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی اور صاحبزادہ نے سرینگر احمدیہ کانفرنس کے ایمان افروز حالات سنائے۔

(کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ علیحدہ شائع کی جا رہی ہے۔)

۱۷؍ رجب ۱۳۹۱ھ — ۹؍ تبوک ۱۳۵۰ ہش — ۹؍ ستمبر ۱۹۷۱ عیسوی

قسط (۱)

سرینگر میں آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کا شاندار انعقاد

وادیٔ کشمیر کے بکثرت احمدی افراد اور تعلیم یافتہ غیر از جماعت احباب کی شمولیت

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری فاضل

قادیان یکم تبوک۔ سرینگر میں دوسری آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کا تین روزہ اجلاس بتاریخ ۲۷؍-۲۸؍-۲۹؍ اگست نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جس میں وادیٔ کشمیر کی جماعتوں کے کثیر التعداد احباب نے شرکت کی۔ تین روز میں پانچ اجلاس نہایت کامیابی سے منعقد ہوئے شام کے

تینوں روز کے عام اجلاسات میں بہت سے غیر از جماعت اور اونچے درجہ کا تعلیم یافتہ طبقہ بڑی دلچسپی سے علماء کی تقاریر سننے کے لئے شریک ہوتا رہا۔ ایک تربیتی جلسہ اور ایک خدام الاحمدیہ کا اجلاس بھی ہوا۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس مادیت و دہریت، کفر و الحاد کے دور میں جماعت احمدیہ مامور ربانی مرسل یزدانی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو کر چار دانگ عالم کی اشاعت و ترویج میں ہمہ تن معروف ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہندوستان کے مختلف صوبہ جات میں جلسے و کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں اور تبلیغ حقہ و تربیت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا۔ وباللہ التوفیق۔

کانفرنس کی تیاری و تشہیر

سالِ گذشتہ سے وادیٔ کشمیر میں بھی صوبائی کانفرنس کے انعقاد کا سلسلہ شروع ہوا۔ چنانچہ امسال اس کانفرنس کو وسیع پیمانے پر منعقد کئے جانے کی تیاری کی گئی۔ صدر جلسہ کمیٹی مکرم مولوی غلام نبی صاحب انچارج مبلغ سرینگر تھے۔ کانفرنس کا پروگرام تین دنوں پر پھیلایا گیا اور یہ پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے وادی کی غریب جماعتوں نے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ کافی عرصہ پہلے سے اخبار بدر میں کانفرنس کے متعلق اعلان کیا جاتا رہا۔ نیز سرینگر کے لوکل اخبارات کے ذریعہ بھی خوب تشہیر کی گئی اور پوسٹر شائع کروا کر سارے شہر میں چسپاں کئے گئے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں ہینڈ بل تقسیم کئے گئے اور معزز مہمانوں اور افسران بالا کو خصوصی طور پر دعوت دی گئی۔

کانفرنس میں شرکت کرنے والے وفود و قافلے

سب سے پہلے مورخہ ۲۵؍ اگست کی شام کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا مقدس قافلہ اپنے بابرکت وجود کے ساتھ وادی میں رونق افروز ہوا۔ ۲۶؍ اگست کی شام کو قادیان سے قریباً ۲۵ افراد پر مشتمل نمائندہ وارد ہوا۔ اور سرینگر کی احمدیہ مسجد۔ دیشان کرام سے پر ہو گئی۔ ۲۷؍ اگست کو وادی کی جماعتیں اپنے اہل و عیال کاروبار، کھلیان کھیت اور باغوں سے لدے درخت اور مال مویشی خدا کے سپرد کر کے پورے ذوق و شوق کے ساتھ جوق در جوق قافلوں اور وفود کی صورت میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے قریباً چھ صد کی تعداد میں احمدیہ مسجد کے وسیع اور خوبصورت صحن میں جمع ہو گئے۔ جہاں ان کی رہائش کے لئے سائبان اور خیمے نصب کئے گئے تھے۔

تائید الٰہی اور گورنمنٹ کا سلوک

ان دنوں کشمیر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ تھی جس کی وجہ سے کسی قسم کی تقریب منانا اور لاؤڈ سپیکر کا استعمال ممنوع تھا اور خصوصاً اس راہ میں بہت فرقہ ہائے اسلام کے جلسے منعقد ہو رہے تھے۔ لیکن گورنمنٹ کی طرف سے اجازت نہیں مل رہی تھی۔ آل کشمیر احمدیہ کانفرنس کی اجازت کے لئے بھی بہت دقت پیش آئی اور افسران بالا نے بالکل انکار کر دیا تھا۔ لیکن محض خدا کے فضل سے جماعتی تنظیم اور اس کے پاکیزہ نظریات کے پیش نظر حکام نے کانفرنس منعقد کرنے اور لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کی اجازت دے دی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

نیز محکمہ آب رسانی نے پانی کی سپلائی کا مکمل انتظام اپنے ذمہ لے رکھا تھا اور تینوں دن گاڑی پانی کی ٹینکی لے کر آتی رہی اسی طرح محکمہ صحت نے فرسٹ ایڈ کا انتظام کر رکھا تھا اور بلدیہ والوں نے صفائی کا بھی خاطر خواہ انتظام کر رکھا تھا اور رضاکاروں

سامان کرنے کے لئے حکومت نے پولیس کا خاص انتظام کیا ہوا تھا۔ غرضیکہ حکام نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح کا تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

کافی عرصہ سے وادی میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے موسم گرم ہو گیا تھا۔ مورخہ ۲۶؍ اگست کو خوب بارش ہوئی اور ہر طرف جل تھل ہو گیا۔ لیکن بادلوں کی رنگت دیکھ کر فکر ہوئی کہ کل سے کانفرنس شروع ہو رہی ہے خدا یا یہی عالم رہا بارش کا تو مہمانوں کے قیام و طعام اور جلسے کا کیا بنے گا۔ بجز دعا کے کیا چارہ تھا دعائیں کی گئیں۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بارش روک دی اور موسم بھی خوشگوار ہو گیا اور کانفرنس کے تینوں دن بارش نہیں ہوئی البتہ تیسرے دن کانفرنس کے ختم ہونے کے بعد پھر بارش ہونے لگی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

تبلیغی نمائش اور بکسٹال کا اہتمام

کانفرنس کے مقصد یعنی تبلیغ حقہ کے مقدس فریضہ کو احسن رنگ میں ادا کرنے کیلئے تبلیغی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ شائع ہونے والے چند ایک تراجم قرآن کریم اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تاریخی دورہ مغربی افریقہ تصاویر کی زبان میں مشاہدہ کروایا گیا۔ اسی طرح تبلیغی بک اسٹال کا بھی اہتمام کیا گیا تھا اور ان تینوں دن میں قریباً یکصد روپے کا لٹریچر فروخت بھی ہوا۔ غیر احمدی و غیر مسلم حضرات نے نمائش کا بغور ملاحظہ کر کے جماعت کی مساعی کو سراہا اور اپنے

(باقی صفحہ ۸ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
۹ رتبوک ۱۳۵۰ ہش ۹ ستمبر ۱۹۷۱ء

دُنیا میں اسلامی تہذیب کے غالب آنے کی پیشگوئی

اس اشاعت میں دوسری جگہ ہم نے مغرب کی سراسر مادی تہذیب اور اس کی ہلاکت آفرینیوں کا ذکر کرنے کے بعد مشہور امریکی رسالہ "دی پلین ٹروتھ" کے حوالہ سے واضح کیا ہے کہ مغربی تہذیب اب اپنے انجام کو پہنچنے والی ہے۔ کیونکہ وہ تمام خرابیاں اور اخلاقی فساد و بگاڑ کی وہ تمام کیفیتیں جو یونان اور روما کی مادی تہذیبوں کو لے ڈوبی تھیں اس تہذیب میں بھی رونما ہو چکی ہیں۔ اور اب یہ کالعدم ہوا ہی چاہتی ہے۔

مغرب کے دانشور تو اب آکر مغربی تہذیب کے نابود ہو جانے سے متعلق اپنے اندیشوں اور توقعات کا اظہار کرنے لگے ہیں۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۶۱ سال قبل ہی اس تہذیب کے مٹنے اور اس کی بجائے دُنیا میں اسلامی تہذیب کے غالب آنے کی نہایت واضح الفاظ میں پیشگوئی فرما دی تھی۔ چنانچہ ۔ اگست ۱۹۰۵ء کو آپ کی مجلس میں مغربی تہذیب کا ذکر آیا تو آپ نے اس تہذیب کی ہلاکت آفرینیوں کے بالمقابل اسلام کی سچی اور حقیقی تہذیب کا نہایت دلکش الفاظ میں ذکر فرمایا اور ساتھ ہی نہایت زور دار الفاظ میں یہ پیشگوئی بھی فرمائی کہ مغربی تہذیب کا مٹنا اور اس کی بجائے اسلامی تہذیب کا غالب آنا آسمان پر مقدر ہو چکا ہے۔ جب مغربی تہذیب کا ذکر آیا تو آپ نے اس سراسر مادی نظریۂ حیات پر مبنی تہذیب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"تہذیب بھی اُن کا (یعنی اہلِ مغرب کا۔ ناقل) اپنا بنایا ہوا ایک لفظ ہے جس کے معنے ان کی اصطلاح میں سوائے اس کے کچھ نہیں کہ انسان خدا تعالےٰ کی مقرر کردہ رسموں کو توڑ دے اور دُنیا پرستی اور دہریہ پن کی طرف جھک جائے ...... ان کے نزدیک دُنیا کے جوڑ توڑ، ہر قسم کے مکر فریب کا نام تہذیب ہے۔ یہ تہذیب اُن کے ہی نصیب رہے ہم اس کو لینا نہیں چاہتے۔ چند بے ہودہ رسوم و عادات کا نام جو اخلاق سے گری ہوئی ہیں تہذیب رکھتے ہیں ...... ان لوگوں کے نزدیک تہذیب اس کا نام ہے کہ انسان دُنیا کا کیڑا بن جاوے۔ خدا تعالےٰ کو بھول جاوے اور ظاہری اسباب کی پرستش میں لگ جاوے ...... یہ دُنیا کے کیڑے بے اباحت سے ملی ہوئی باتوں کا نام تہذیب قرار دیتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸-۲۷)

مغربی تہذیب اور اس کے زیرِ اثر پروان چڑھنے والے گھناؤنے معاشرہ کا ذکر فرمانے کے بعد حضور علیہ السلام نے اسلام کی پیش کردہ حقیقی تہذیب کا ذکر بھی کیا چنانچہ اس ضمن میں فرمایا:-

"سچی تہذیب وہ ہے جو قرآن شریف نے سکھائی جس کے ذریعہ سے روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے اور انسان اور حیوان میں فرق معلوم ہوتا ہے اور انسان کو سفلی زندگی سے دل سرد ہو کر عالم جاودانی کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے ...... خدا تعالےٰ کے نزدیک تہذیب یہ ہے کہ خدا تعالےٰ پر بھروسہ ہو جائے اور اس کی عظمت اور ہیبت دل میں بیٹھ جائے اور دل کو سچی پاکیزگی حاصل ہو جائے۔ اگر یہ تہذیب کسی کو نہیں ملی تو اسے تہذیب سے کوئی حصہ ہی نہیں ملا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۹-۲۸)

حضور علیہ السلام کے ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ حضور کے نزدیک سراسر مادی نظریۂ حیات پر مبنی مغربی تہذیب سرے سے تہذیب کہلانے ہی کی مستحق نہیں ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں اباحتی زندگی پرستش بہیمیت لوازم اور کھلے بندوں ناپاک معاشرہ پروان چڑھتا ہے وہ انسان کو شرف اور بندگی کے خدا داد مقام سے گرا کر حیوان بنا کر رکھ دیتا ہے انسان اور حیوان میں کوئی فرق باقی ہی نہیں رہتا۔ اس کے بالمقابل نہایت درجہ متوازن روحانی نظریۂ حیات پر مبنی اسلام کا پیش کردہ تہذیبی نظام ایک ایسا اعلیٰ و ارفع نظام ہے جس کے نتیجہ میں انسانی شرف و مجد کو اس حد تک علو و ارتفاع نصیب ہوتا ہے کہ انسان اس قابل ہو جاتا ہے کہ فرشتے اس سے مصافحہ کریں اور خدا اُسے اس حد تک اپنا قرب عطا کرے کہ خود اس سے ہمکلام ہو۔ گویا مغربی تہذیب سراسر حیوانیت کی آئینہ دار ہے اور اسلامی تہذیب انسانیت کے علوم و ارتقاء کی ضامن۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد اسلام کو از سرِ نو دُنیا میں غالب کر دکھانا تھا اس لئے آپ نے جہاں ادیانِ باطلہ کی فرسودگی ختم ہونے اور اسلام کے غالب آنے کی پیشگوئی فرمائی وہاں ساتھ ہی آپ نے عیسائیت کی کوکھ سے جنم لینے والی مغربی تہذیب کے بہر طور مٹنے اور اسلامی تہذیب کے دنیا میں غالب آنے کی بشارت بھی نوازا۔ چنانچہ آپ نے اسی مجلس میں جس میں آپ نے مغربی تہذیب کی ہلاکت آفرینیوں کا ذکر فرما کر اس کے بالمقابل اسلامی تہذیب کے محاسن اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالی تھی۔ ساتھ ہی نہایت واضح الفاظ میں یہ بھی فرمایا کہ مغربی تہذیب اب دُنیا سے مٹ کر رہے گی۔ اور اس کی بجائے اسلامی تہذیب دُنیا میں غالب آ کر رہے گی۔ وہ خدا جس نے اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے وہ ایسے حالات پیدا کرے گا کہ یہ تہذیب مٹتی اور اسلامی تہذیب غالب آتی چلی جائے گی چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"خدا تعالےٰ نے جس تہذیب کے پھیلنے کا ارادہ فرمایا ہے اسے اب کوئی روک نہیں سکتا۔ اسی طرح یہ اللہ تعالےٰ کا ارادہ اس سیلاب سے بڑھ کر زبردست ہے۔ کون ہے جو اس کے آگے بند لگائے۔ خدا تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دُنیا میں سچی تہذیب اور روحانیت پھیلے اور یہ اس کے بالمقابل عیسائیت کے گندے خیالات دبا دے رہے۔ مغربی تہذیب نے عیسائیت کی کوکھ سے ہی جنم لیا ہے۔ ناقل) پھیلانا چاہتے ہیں۔ اب خدا تعالےٰ سے ان کی لڑائی ہے۔ معلوم ہو جائے گا کہ اس کا انجام کیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ وہی خدا ہے جس نے زمین و آسمان بنایا ہے وہ چاہے تو نئے سرے سے اس زمین و آسمان کو بنا سکتا ہے اب اسی کا کام ہے کہ وہ دُنیا پر اثر ڈال دے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم حاشیہ ص ۴۲۹)

الغرض یہ ایک خدائی تقدیر ہے جسے دُنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی کہ عیسائیت کے ساتھ اس کی کوکھ سے جنم لینے والی مغرب کی مادی تہذیب بھی دُنیا سے مٹے گی اس کے مٹنے اور کالعدم ہونے کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں اور وہ اتنے نمایاں ہوتے جا رہے ہیں کہ خود مغرب کے دانشوروں نے اس تہذیب کے بالآخر مٹنے پر ابھی سے واویلا شروع کر دیا ہے۔ جس طرح یقیناً دُنیا میں اسلامی تہذیب کا غلبہ ہوگا اسلامی تہذیب کو دنیا میں غالب کرنے سے متعلق خدا تعالےٰ کا ارادہ بڑے سے بڑے سیلاب سے بھی بڑھ کر زبردست ہے۔ جس طرح ایک بڑے سیلاب کے آگے کوئی بند نہیں لگ سکتا اسی طرح خدا تعالےٰ کے ارادہ کے آگے بھی کوئی بند نہیں لگ سکتا۔ وہ خدا قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا نے یہ زمین و آسمان بنائے ہیں وہ نئے زمین و آسمان بنانے پر بھی قادر ہے۔ نئی زمین اور نیا آسمان اب بن کر رہے گا وہ نئی زمین سچی تہذیب کا گہوارہ ہوگی۔ اور وہ نیا آسمان حقیقی روحانیت کے آفتاب عالم تاب سے مزین ہوگا اور یہ ہو کر رہے گا۔ اس لئے کہ ذالک تقدیر العزیز العلیم۔

(بشکریہ الفضل)

ولادتیں

(۱) مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۰ بروز جمعہ توام لڑکے عطا فرمائے ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ایک بچے کا نام ناصر الدین احمد دوسرے بچے کا نام فرید الدین احمد تجویز فرمایا ہے۔

(۲) نیز مکرم حافظ عبد العزیز صاحب خادم مسجد اقصیٰ قادیان کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲ بروز جمعرات دوسری لڑکی عطا فرمائی ہے۔

احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے نو مولودوں کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز اللہ تعالےٰ اُن کو اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنا کر خادم دین بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں، قیمتی نصائح، اہم ارشادات

مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔اے

اسلام آباد۔ ۲۱ ظہور ۱۳۵۰ ہش سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت بھی بفضلہ تعالیٰ ٹھیک ہے۔ ثم الحمدللہ۔

اس ہفتہ کے دوران بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پانے اور حضور کے روح پرور ارشادات سے مستفید ہونے کے لئے احباب کثرت سے تشریف لاتے رہے۔ سرِ شام ہی شمعِ خلافت کے پروانوں کا ہجوم ہو جاتا رہا۔ حضور ایدہ اللہ ازراہِ شفقت احباب کو انفرادی اور اجتماعی طور پر ملاقات کا موقع عطا فرماتے رہے۔ کسی اہم کام کے پیشِ نظر حضور سے انفرادی ملاقات کے لئے تو پہلے وقت لینا پڑتا ہے۔ البتہ اجتماعی ملاقات شام کے وقت حضور کی باہر تشریف آوری پر منحصر ہے۔ سوائے کسی خاص مصروفیت یا طبیعت کی خرابی کے حضور بالعموم شام کے وقت باہر تشریف لاتے رہے اور اس طرح احباب کو اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ الودود کی زیارت و ملاقات کرنے اور مئے عرفان سے سرشار ہونے کا موقع ملتا رہا۔

مورخہ ۵ ظہور۔ سات بجے شام حضور احباب میں رونق افروز ہوئے اور قریباً نصف گھنٹہ تک احباب کو اپنے ارشاداتِ عالیہ اور بیش قیمت نصائح سے مستفید فرمایا۔

اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافتِ ثانیہ کا قیام اور اس کی مخالفت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کسی سچائی کے اظہار کے لئے صرف عقلی دلائل ہی کافی نہیں ہوتے بلکہ اصل چیز اللہ تعالیٰ کا وہ فعل ہوتا ہے جو سچے اور حقیقی مصلحین کی صداقت میں رونما ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ان کے شاملِ حال ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اُن پر اپنے لطف و کرم کی بارش برساتا ہے۔ الٰہی فضلوں اور رحمتوں کے خنک اور مبارک سایہ میں اُن کی مٹھی بھر جماعت بڑھتی، پھولتی پھلتی اور رنگ لاتی ہے۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے باون سالہ دورِ خلافت میں آپ کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک نظر آتا ہے آپ کی ولولہ انگیز روحانی قیادت میں اکنافِ عالم میں اسلام کی ہمہ گیر تبلیغ و اشاعت اور اس کے نتیجہ میں اسلام کی دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت آپ کے شاملِ حال تھی۔ آپ کی عارفانہ رہنمائی میں جماعت احمدیہ ترقی کرتے کرتے ہزاروں سے لاکھوں تک پہنچ گئی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ (الانبیاء ۴۵)

اس حقیقت کا غماز ہے کہ جس جماعت کو اللہ تعالیٰ تدریجی ترقی دیتا چلا جاتا ہے وہ جھوٹی نہیں ہو سکتی اس کے برعکس قرآن کریم میں ہمیں یہ کہیں نظر نہیں آتا کہ جس جماعت کو اللہ تعالیٰ تدریجی تنزل دیتا چلا جاتا ہے وہ سچی ہوتی ہے۔

حضرت اقدس نے برکاتِ خلافت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند اور آپ کے حقیقی جانشین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارہا فرمایا ہے کہ ناکامی میرے خمیر میں نہیں ہے خلافت احمدیہ بھی چونکہ قدرتِ ثانیہ ہے اور آپ کی ظل ہے اور آپ کی نیابت میں آپ کے مشن کی تکمیل کی ضامن ہے اس لئے آپ کے خلفاء کے خمیر میں بھی ناکامی نہ تھی اور نہ ہے۔ فرمایا تاریخ شاہد ہے کہ ۱۴ء سے لے کر ۶۵ء تک وہ شاندار کام ہوئے اور اسلام کو وہ شاندار ترقیات نصیب ہوئیں کہ قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ ہوگئی۔ پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا جب وصال ہوا تو بعض لوگوں نے سمجھا کہ بس اب خلافت احمدیہ باہمی نزاع کی نذر ہو کر رہ جائے گی۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی حسنِ تربیت کا نتیجہ تھا کہ خلافتِ ثالثہ کا انتخاب ایسے پُرامن طور پر عمل میں آیا کہ دشمنوں کی ساری اُمیدوں پر پانی پھر گیا۔

حضرت اقدس نے گذشتہ سال مغربی افریقہ کا جو دورہ کیا تھا اور اس دورے میں مسلم اور غیر مسلم زعماء اور مقامی حکومتوں کی طرف سے حضور کا جس گرمجوشی کے ساتھ خیرمقدم ہوا تھا حضور نے اس کے چند واقعات بیان کرتے .... ہوئے فرمایا میں تو ایک عاجز

آدمی ہوں۔ مجھے نہ دنیا کی عزتوں سے کام ہے نہ اپنے دورے کی تشہیر مقصود۔ کوئی بھی عقلمند انسان مبالغہ آمیز اور جھوٹے خطوط کا سہارا لینا نہ ان کی اشاعت گوارا کرتا ہے اور نہ ہی اسے اپنی بزرگی کی علامت ٹھہراتا ہے۔ افریقہ کے دورہ میں اللہ تعالیٰ نے جو غیر معمولی کامیابی عطا فرمائی تھی وہ درحقیقت احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت اور خلافت احمدیہ کی برکت تھی۔ نہ اس میں میری ذاتی خوبی کا دخل ہے اور نہ اس میں میری ذاتی ستائش کی کوئی وجہ ہے البتہ اس ذرّہ ناچیز سے اللہ تعالیٰ اسلام کی سربلندی کے لئے جو کام لے رہا ہے اس پر دل جذبات تشکر سے لبریز اور حمدِ باری سے معمور ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کسی اور کم علمی کا طعنہ دینے والوں کی حالت اس شخص کی سی ہے جو سڑک پر مخالفانہ بڑے کسی کارواں بنا کھڑا ہو مگر ہم اپنی تاریخ کے ہر مرحلے پر شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے سے آگے ہی بڑھتے چلے گئے۔ ہمارا یہ کاروانِ اسلام مخالفتوں کی آندھیوں اور مشکلات کے طوفانوں میں نہ کہیں رکا اور نہ دم لیا بلکہ پوری آب و تاب کے ساتھ منزلِ مراد کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دنیا ہماری مخالفت کرتی ہے اور سمجھتی ہے کہ شاید ہم دب جائیں گے لوگ بعض دفعہ ہمارے مکانوں کو نذرِ آتش اور املاک کو تباہ کر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح ہماری ترقی رک جائے گی لیکن نہیں ہرگز نہیں ہماری جتنی زیادہ مخالفت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اتنی ترقیات سے نوازتا ہے۔ اور بیرونی ممالک میں ہماری تبلیغ کے نتیجہ میں لوگ گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم دنیا کی مخالفتوں پر پیچھے مڑ کر کبھی نہیں دیکھتے۔ ہماری نظر ہمیشہ اسلام کے تابندہ مستقبل پر رہتی ہے اور ہمارا قدم ہمیشہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ فتح یاب ہوتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس لئے ایمان لاتے ہیں کہ آپ نے ایمان کی شمع فروزاں کی، دلوں میں نورِ ایمان پیدا کیا اور اللہ تعالیٰ سے پیار کرنا سکھایا۔ یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ دنیوی عزتوں کی خاطر اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کو نظرانداز اور حسن و احسان کے اس سرچشمہ کی طرف رہنمائی کرنے والے کا انکار کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا پیار اور اس کی خوشنودی ہی اصل چیز ہے۔ یہ دنیا دل لگانے کی جگہ نہیں ہے۔ دنیا کی عزتیں ناپائیدار اور ان کا پیار جھوٹا ہے۔ اس دنیا کی تو یہ ریت ہے کہ کسی کو جتنا اوپر اٹھاتی ہے کل اسے اتنے ہی زور سے نیچے گرا دیتی ہے یہاں تک کہ اس کی ہڈی پسلی ایک ہو جاتی ہے۔ اس لئے انسان کی خیرا سی میں ہے کہ وہ خدا سے بزرگ و برتر کے آستانہ پر جھکا رہے۔ اللہ تعالیٰ کی کسی کے ساتھ رشتہ داری نہیں ہے کہ وہ جو مرضی کرتا رہے اور پھر بھی خدا کا پیار اس کے شاملِ حال رہے ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔ خدا کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے بھی مجاہدہ کرنا پڑتا ہے اور خدا کے پیار کو قائم رکھنے کے لئے بھی مجاہدہ کرنا پڑتا ہے اور خدا کے پیار کو قائم رکھنے کے لئے بھی مجاہدہ کرنا اور قربانی دینی پڑتی ہے۔ پس ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مجاہدہ اور قربانی کی توفیق عطا فرمائے۔ اُس نے اپنے پیارے ہماری جو تنگی ہو ہری ہے اور ہمیں اس کے فضل اور رحمت کا جو سہارا میسر رہا ہے یہ ہمیشہ قائم و دائم رہے۔

احباب جماعت کے لئے یہ امر موجبِ مسرت ہوگا کہ ہمارے ایک عزیز طالب علم محمود احمد طاہر ابن مکرم خورشید احمد صاحب راولپنڈی نے امسال سرگودھا بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں ۷۷۹ نمبر لے کر ضلع بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ یہ عزیز

باپ بیٹا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے اس نمایاں کامیابی پر اظہارِ خوشنودی فرمایا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ان کے لئے مبارک فرمائے اور آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنا دے۔ حضور نے ازراہِ شفقت انہیں کالج میں داخلے اور مضامین کے بارے میں اپنے مشورہ سے بھی نوازا اور نصیحت فرمائی کہ اس معیار کو نہ صرف برقرار رکھنا ہے بلکہ اور ترقی کرنا ہے۔ آج کی اس مجلس میں مقامی احباب کے علاوہ محترم سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ بھی موجود تھے۔ محترم میر صاحب چند دنوں سے یہاں مقیم ہیں۔ جامعہ احمدیہ کے بعض غیر ملکی طلباء بھی حضور کی ملاقات کے لئے آئے۔ یہ طلباء جن کا تعلق افریقہ، جزائر فجی اور انڈونیشیا سے ہے، ان دنوں ایبٹ آباد میں گرمیوں کی چھٹیاں گذار رہے ہیں۔

اگلے روز مقامی احباب کے ساتھ چند غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے ان میں سے ایک ایڈووکیٹ اور دوسرے صحافی تھے۔ حضور کی ان سے نہایت دوستانہ ماحول میں گفتگو ہوئی جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ ناچیز راقم اس گفتگو کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش کرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے گفتگو کے آغاز میں اردو زبان کی ترویج کی ضرورت اور افادیت بیان فرمائی۔ اور پھر فرمایا۔ باقی زبانوں کی طرح اردو بھی آہستہ آہستہ نئی شکلیں اختیار کرتے ہوئے وسعت پذیر رہی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اس میں ترقی کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اردو ہماری قومی زبان ہے اس کی ترقی کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے۔

ماضی اور مستقبل کے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر جو گہرے اثرات ظاہر ہوتے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا آنے والے کل کے ساتھ انسان کا روشن مستقبل وابستہ ہے اور گزشتہ کل پر اس کی بنیاد ہے اسلئے انفرادی اور قومی ہر دو لحاظ سے انسان کی کامیاب زندگی وہی ہے جو ماضی اور مستقبل سے پورے طور پر ہم آہنگ ہو۔ مسلمانوں کی یہ خوش قسمتی ہے کہ ان کا مستقبل بڑا روشن ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ پھر سے اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرے گا۔ مگر یہ مستقبل جتنا زیادہ روشن ہے اتنی ہی زیادہ اس سے بے رغبتی پائی جاتی ہے۔ فرمایا اس تابناک مستقبل کے حصول کی سعادت دراصل اللہ تعالیٰ نے مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے لئے مقدر کر رکھی ہے۔ فرمایا ہماری تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے ہم تو ذرہ ناچیز ہیں یہ تو اللہ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں اسلام کی سربلندی کے لئے منتخب فرمایا۔ اور اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے کے اس عظیم الشان جہاد میں مالی اور جانی قربانیوں کی توفیق بخشی۔ اس نے ہماری حقیر کوششوں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے سلسلہ کو غیر معمولی ترقیات سے نوازا۔ اس میں ہماری ذاتی کوئی خوبی نہیں ہے یہ محض اللہ کا فضل اور احسان ہے جس پر جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یورپ اور پھر پچھلے سال افریقہ کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دورے بہت کامیاب رہے۔ اسلام کی ہمہ گیر تبلیغ و اشاعت کی نئی راہیں کھلیں اسلام کے عالمگیر غلبہ کے آثار دنیا کے افق پر پہلے سے زیادہ نمایاں ہوئے۔ غیر ملکی پریس میں اسلام کی بھرپور اشاعت ہوئی۔ اخبارات عامہ کے دوسرے ذرائع سے بھی اس کا تعلق رہا چنانچہ عیسائی دنیا بھی اسلام دشمنی کے باوجود اسلام کی روح پرور زندگی بخش اور پُرتاثیر تعلیمات کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکی۔ مگر اسلام کے حق میں رونما ہونے والی یہ عظیم الشان تبدیلی ہمارے ملک میں درخورِ اعتنا نہ سمجھی گئی۔ اسلام کا یہ ہمہ گیر اور روز افزوں اثر .... ہمارے ملکی پریس میں جگہ نہ پاسکا۔ اگر ذکر بھی کیا گیا تو وہ چار سطروں میں اور وہ بھی سینما کے اشتہار کے نیچے۔ جس کی ہمیں ضرورت ہی کیا تھی۔

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرمایا زمانہ حال کی بعض سائنسی تحقیقات اور مصری انکشافات نے بھی وفات مسیح کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظریہ کو سچا کر دکھایا ہے۔ مثلاً اب حال ہی میں اس چادر پر تحقیق ہوئی ہے جس میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو زخمی ہونے کی حالت میں لپیٹا گیا تھا۔ اور جس پر آپ کی شبیہ کا NEGATIVE عکس حالہ قائم ہے۔ چنانچہ تریباً تین سو سائنس دانوں نے اس چادر پر ریسرچ کی اور وہ بالآخر اس حتمی نتیجہ پر پہنچے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر سے زندہ اتار لئے گئے تھے۔ آپ کے زخموں کو مرہم عیسیٰ

ہوتی رہی اور پھر وہ غار نما قبر سے زندہ بچ نکلے تھے۔ یہ انکشاف کیا تھا عیسائی دنیا پر ایک لرزہ طاری ہو گیا ہے۔ ایک طرف انہیں اپنے مذہب کا سارا تار و پود بکھرتا نظر آیا۔ دوسری طرف اس حقیقت سے مجال انکار نہ تھی۔ اس لئے انہوں نے پوپ سے دو تین فقروں کا بیان دلوا دیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے تھے یا نہیں اس کا عیسائیت سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر اس بیان کو نام نہیں کیا اگر اس وقت پردہ پڑا رہے اور بعد میں کوئی اعتراض ہوا تو کہیں گے کہ پوپ کا بیان جو موجود ہے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ساٹھ ستر سال پہلے وفات مسیح کا نظریہ پھر دوبارہ پیش کیا تھا۔ اب یہ خدا کی شان ہے کہ مذکورہ چادر اتنے لمبے عرصے تک محفوظ رہی۔ اس کا دریافت ہونا اور خود عیسائیوں کے ہاتھ سے اس پر ریسرچ کروانا اور اس کے بعینہٖ وہی نتائج اخذ ہونا جن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نشاندہی فرمائی تھی آپ کی صداقت کی ایک زندہ اور روشن دلیل ہے۔ حضور نے فرمایا یورپ کی نوجوان نسل میں بالخصوص عیسائیت سے بہت کم دلچسپی رہ گئی ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ نئے گرجے بننے تو درکنار پہلے گرجوں کے سامنے قابل فروخت کے بورڈ نظر آتے ہیں اور عملاً کئی گرجے فروخت ہو کر شراب خانوں یا رقص گاہوں میں تبدیل بھی ہو چکے ہیں۔ یہ اور کئی دوسری باتیں اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہیں کہ یورپ میں عیسائیت روز بروز ختم ہو رہی ہے۔ لیکن اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہماری ذمہ داریاں ختم ہو گئی ہیں۔ یورپ کی بدلتی ہوئی مذہبی حالت اور افریقہ میں عیسائیت کی پسپائی نے ہمارے سامنے تبلیغ و اشاعت اسلام کا ایک وسیع میدان کھول دیا ہے جس میں طویل اور صبر آزما جد و جہد درکار ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچاس ساٹھ سال سے اس میدان میں اکثر اس جہاد میں ہمہ تن مصروف ہیں فرمایا مقابلے کی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک کشتی اور دوسری دوڑ۔ کشتی میں خواہ مخواہ جان کھپانے کی کیا ضرورت ہے تبلیغ اسلام کا وسیع میدان خالی پڑا ہے۔ کیوں نہ ہمارے دوسرے مسلمان بھائی اس دوڑ میں ہمارا مقابلہ کریں اگر وہ اپنی عددی اکثریت کی بنا پر ہم پر سبقت بھی لے جائیں تب بھی کوئی مضائقہ نہیں ہم تو بڑے خوش ہیں جس سے اسلام کی تبلیغی سرگرمیوں کو تقویت پہنچے اور اسلام کو قرونِ اولیٰ کی طرح ایک بار پھر عظمت اور شوکت نصیب ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام کی موجودہ مشکلات کا ذکر ....

....

.... کرتے ہوئے فرمایا یہ بڑے دن ہمیں اس لئے دیکھنے پڑے کہ مسلمانوں نے قرآن کریم کو پڑھنا، اس کی پُرحکمت باتوں پر غور و فکر کرنا اور اس کی زندگی بخش تعلیمات پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کے الفاظ میں مسلمانوں کو مژدہ جانفزا سنایا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ خدا کے بزرگ و برتر پر حقیقی ایمان لانے اور ایمان کے جملہ تقاضے پورے کرنے کی بدولت مسلمان دنیا میں غالب رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام قدرتوں اور طاقتوں کا مالک ہے وہ جو وعدہ کرتا ہے وہ ضرور پورا کرتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ حسنِ نیت اور خلوص دل سے الٰہی احکام کی پیروی کی جائے اور قرآن کریم کو زندگی کے ہر معاملہ میں دستور العمل بنایا جائے۔

ایک دوست کے اس سوال پر کہ مہدی کا ذکر قرآن کریم میں کیوں نہیں آیا۔ حضور نے فرمایا قرآن کریم نے نہ تو مجدد یا تجدید دین کا لفظ استعمال کیا ہے اور نہ مہدی کا لیکن اصولاً ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ قرآن کریم ایک کامل اور مکمل کتاب ہے اس لئے یہ لازمی طور پر ماننا پڑے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بھی ارشاد فرمایا ہے وہ قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت کی تفسیر ہے زائد کچھ نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا بھی ذکر فرمایا ہے اور مسیح کا بھی ذکر فرمایا ہے اور ایک حدیث میں فرمایا لَا الْمَهْدِيُّ اِلَّا عِيْسٰى اس سے معلوم ہوا کہ مہدویت اور مسیحیت ایک ہی وجود کی دو صفات ہیں جن کا مختلف مواقع پر الگ الگ یا اکٹھا ذکر کر دیا گیا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ارشادات آخر قرآن کریم کی کس آیت کی تفسیر ہیں۔ فرمایا اس کا جواب خود حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے یہ دیا ہے کہ مجددیت یا تجدید دین کے متعلق جملہ احادیث سورۃ نور کی آیت استخلاف یعنی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ کی تفسیر ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ جس طرح

پہلے انبیاء بالخصوص حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سلسلۂ خلافت جاری کیا گیا تھا۔ جس کا آخری خلیفہ اور نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ اسی طرح امتِ محمدیہ میں بھی یہ سلسلہ جاری ہوگا۔ جس کے آخر میں چودھویں صدی کے مجدد خلیفہ یعنی مہدی مسعود اور مسیح موعود کا ظہور ہوگا۔

۱۷؍ظہور کو حضور ایدہ اللہ نے دس بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک بعض احباب کو (جن میں محترم و مکرم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بھی شامل تھے۔) انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔ شام کو حضور باہر تشریف لائے۔ لیکن چونکہ انفرادی ملاقاتوں کی وجہ سے حضور ربوہ سے آمدہ ضروری ڈاک ابھی تک ملاحظہ نہیں فرما سکے تھے۔ اس لئے چند منٹ کی تشریف آوری کے دوران حضور مکرم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب بھٹی جو نصرت جہاں آگے بڑھو کی اسکیم کے ماتحت عنقریب باہر تشریف لے جا رہے ہیں۔ بعض ضروری امور سے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔ حضور نے غانا۔ سیرالیون اور گیمبیا میں ہسپتالوں کے اجراء اور کام شروع کرنے پر اظہارِ اطمینان فرمایا۔

مورخہ ۱۸؍ظہور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پونے سات بجے جب باہر تشریف لائے تو محترم شیخ عبدالرحیم صاحب پراچہ نے پیرانہ سالی اور اس سے پیدا ہونے والے عوارض کا ذکر کرتے ہوئے۔ حضور کی خدمتِ بابرکت میں دعا کی درخواست کی فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ کام کرنے والی زندگی کی دعا کرنی چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تریسٹھ ۶۳ سالہ (اور دعوائے نبوت کے لحاظ سے تیئیس ۲۳ سالہ) زندگی میں وہ کام کر دکھائے جو دوسرے ہزاروں سال میں بھی نہ کر سکتے تھے آپؐ نے اپنی مبارک زندگی کے اس مختصر سے عرصہ میں قیامت تک کے مسائل حل کر دیئے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ہمارے شاہدین بھائی مکرم حیدر علی صاحب ظفر مکرم منصور احمد صاحب عمر اور مکرم صالح محمد صاحب جوان دونوں جرمن اور فرنچ زبان سیکھ رہے ہیں۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے جرمن اور فرانسیسی کے چند فقرات بول کر ان کا جائزہ لیا بعد ان کے جوابات سنکر اظہارِ خوشنودی فرمایا۔ غیر ملکی زبانوں کے سیکھنے کی ضرورت اور افادیت پر حضور کی گفتگو جاری تھی۔ کہ اس اثنا میں ایک ڈاکٹر صاحب حضور کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لائے۔ اس لئے حضور تشریف لے گئے

کل شام کے وقت مقامی احباب کے علاوہ چند غیر از جماعت دوست بھی حضور کی زیارت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور نے پہلے انفرادی اور پھر اجتماعی طور پر احباب کو شرفِ ملاقات بخشا اجتماعی ملاقات کے دوران حضور نے فرمایا کل کرنل ڈاکٹر محی الدین صاحب جو بڑے مشہور معالج ہیں۔ تشریف لائے تھے۔ انہوں نے میرا تفصیلی معائنہ کرنے کے بعد یہ رائے دی ہے کہ میرا بلڈ شوگر کا نظام گرمی یا بیماری کی وجہ سے اس لئے disturb ہو جاتا ہے کہ میں ان ایام میں ورزش نہیں کرتا۔ فرمایا اس کے لئے مناسب انتظام کیا جا رہا ہے۔

عمارتوں کے ذکر پر آپ نے چوہدری عبدالحق صاحب ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کو ہدایت فرمائی۔ کہ اسلام آباد میں قیام کے دوران میرے مشورے کے ساتھ مسجد کی بنیادیں مکمل ہو جانی چاہئیں۔ حضور نے محترم خواجہ غلام نبی صاحب گلکار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے بائیبل کے حوالے سے کشمیری زبان میں عبرانی کا ذخیرہ الفاظ پر جو ریسرچ کی ہے۔ وہ واقعی قابل داد ہے۔ فرمایا ہمارے مبلغین کو بھی۔ اسی لگن اور محنت سے غیر ملکی زبانیں سیکھنی چاہئیں کیونکہ ہماری بڑھتی ہوئی تبلیغی ضرورتیں کو پورا کرنے کے لئے غیر ملکی زبانوں کا جاننا از بس ضروری ہے تاکہ مبلغین کا ہر تین سال کے بعد تبادلہ کرنے میں مشکل پیش نہ آئے۔ فرمایا اس زبان کے مسئلہ کی بنا پر بعض مبلغین کو تین سال سے زائد عرصہ کے لئے۔ ایک جگہ رکھنے چلے جانے سے کئی انتظامی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ جو بعض دفعہ بڑھکر ہمارے بعض پرانے اور مخلص مبلغین کے لئے بھی وجہ ابتلا بن جاتی ہیں۔

درخواستِ دعا

میرے فرزند عزیز نثار احمد ایک تکلیف کی وجہ سے ہسپتال میں داخل کئے جا رہے ہیں۔

احبابِ کرام اور درویشان حضرات سے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے پر اپنا فضل فرمائے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

خاکسار نذیر احمد خان بارہ مولہ (کشمیر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں

چندہ تحریک جدید

فرمایا:۔

کریا صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگردان گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار اُو را اے فدائے تو دلِ خلق
کہ در ہر کار و بار و حال او جنت شود پیدا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

”میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو اور خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کر دو جو شخص تکلیف اُٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا میں اس کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ دعا کر چکے ہیں کہ

”اے خدا جو شخص تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل کر اور آفات و مصائب سے اُسے محفوظ رکھ“

پس جو شخص اس میں حصہ لے گا اُسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے بھی حصہ ملے گا۔ اور میری دعاؤں سے بھی“

لہٰذا احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے اپنے ذمہ چندہ تحریک جدید کی جلد سے جلد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے عظام کی دعاؤں سے حصہ لیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

وقفِ جدید کے سال میں آٹھ ماہ گذر چکے ہیں

احباب اپنے وعدے پورے کرنے کی طرف توجہ فرمائیں

احباب جانتے ہیں کہ وقفِ جدید کا مالی سال دسمبر میں ختم ہو جاتا ہے اور سالِ حال کے آٹھ ماہ گذر چکے ہیں احباب کو اپنے بقایا کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جماعتوں کے عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ از راہِ کرم جلد از جلد وقفِ جدید کا چندہ حسب وعدہ وصول کرنے کی کوشش فرماویں تاکہ وقفِ جدید کے ماتحت ہونے والے تبلیغی و تربیتی کام بخوبی انجام دیئے جا سکیں۔ اس رقم کی ادائیگی سے وہ:۔

۱۔ قرآن مجید کی اشاعت اور اس کی تعلیم میں حصے کا ثواب حاصل کرتا ہے
۲۔ معلمین کے وسیع نظام کو مضبوط کرتا ہے
۳۔ اسلام کی فتح کی اس گھڑی کو قریب تر لاتا ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کے ذریعہ اس زمانہ کو دیا۔

آیئے! اسلام کے کامیاب جہاد میں حصہ لیں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواست دُعا

خاکسارہ کی طبیعت بہت عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے جس کی وجہ سے ذہن کو آرام آتا ہے نہ ملازمت کو چین آیتکسے اس وقت وضع حمل میں ہوں۔ دعاؤں کی خاص درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و رحم فرما کر صحت عطا فرمائے۔ اور تمام پریشانیاں دور کرے۔ آمین۔

خاکسارہ شمال بیگم بنت مکرم خالق ڈار صاحب سرینگر

نوٹ:۔ محترمہ نے بطور صدقہ مبلغ دس روپے ادا کئے ہیں۔

(ایڈیٹر بدر)

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئیاں

(از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس):۔

(۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اور عظیم الشان پیشگوئی جو اپنے اندر انذار کا پہلو رکھتی ہے زلزلۂ عظیمہ کے متعلق ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اپنی آمد ثانی کے متعلق یہ علامات بیان فرمائی تھیں کہ ـــــ

قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور بڑے بڑے بھونچال آئیں گے اور جا بجا کال اور مری پڑے گی اور آسمان پر بڑی بڑی دہشت ناک باتیں اور نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سورج اور چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہوں گے اور زمین پر قوموں کو تکلیف ہوگی کیونکہ وہ سمندر اور اس کی لہروں کے شور سے گھبرا جائیں گے اور ڈر کے مارے اور زمین پر آنے والی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہے گی۔ اس لئے کہ آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ اس وقت لوگ ابن آدم کو قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ بادل میں آتے دیکھیں گے۔

(لوقا ۲۸-۱۰: ۲۱)

اسی طرح سابقہ کتب میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش خبریوں کے ذریعہ رونما ہونے والی عظیم الشان علامت زلزلۂ عظیمہ کے متعلق پیشگوئی موجود ہے۔ چنانچہ اس زلزلہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الہام شائع کیا تھا کہ

"زلزلہ کا دھکا ـــ عفت الدیار محلہا ومقامہا

یعنی ایک خطرناک زلزلہ آئے گا جس سے لوگوں کی مستقل سکونت کے مکانات بھی تباہ ہو جائیں گے اور عارضی سکونت کے کیمپ بھی تباہ ہو جائیں گے

ان الہامات کے شائع کرنے کے ایک عرصہ کے بعد جبکہ کسی کو وہم و گمان بھی نہ تھا کہ پنجاب میں واقع کانگڑہ کی خاموش آتش فشاں پہاڑی جنبش میں آئی اور ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کے وقت اس نے سینکڑوں میل تک زمین کو ہلا کر رکھ دیا اس علاقہ کی تمام عارضی اور مستقل رہائش گاہیں تباہ و برباد ہو گئیں اور ۲۰ ہزار آدمی اس زلزلہ سے موت کا شکار ہو گئے۔ اس ایک بھیانک زلزلہ سے ہی اس پیشگوئی کی تکمیل نہیں ہوئی۔ بلکہ حضور فرماتے ہیں

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن
وہ جھلک دکھلائے گا اپنے نشاں کی پنج بار
یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن

(درثمین)

گویا کہ خداتعالےٰ نے اس زلزلہ کے ذریعہ اپنی تجلیات کا اظہار پانچ دفعہ فرمائے گا۔ ایک اور الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

کچھ مدت تک زلزلے متواتر آتے رہیں گے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۲۲۱)

اسی طرح آپ ساری دنیا کو النداء من وحی السماء کے عنوان پر ایک اشتہار شائع فرما کر تنبیہ کرتے ہیں ے

زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سر راہ پر کھڑا نیکوں کا وہ مولا کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

(درثمین)

چنانچہ اس عظیم پیشگوئی کے مطابق بیسویں صدی میں ۱۹۰۵ء سے لے کر ۱۹۷۰ء تک دنیا نے بے شمار ایسے زلزلے بھونچال قحط اور سیلاب دیکھے جو قیامت کے نظارے اپنے اندر لئے ہوئے ہوتے تھے لاکھوں افراد مارے گئے۔ لاکھوں بے گھر و بے در ہو گئے اور بلیوں روپیوں کا نقصان ہوا یہ دنیا کی تاریخ میں ایک عظیم ترین تباہی تصور کی جاتی ہے۔ ۱۲ر نومبر ۱۹۷۰ء کے سائیکلون نے ان علاقوں کو گویا جزائر کا مقام بنا دیا۔ اس طوفان کی وجہ سے دس لاکھ ۱۰۰۰۰۰۰ بیس لاکھ ۲۰۰۰۰۰۰ تک انسانی جانوں کی ہلاکت بتائی جاتی ہے۔ نعشیں سطح سمندر پر چادر کی طرح بہہ رہی تھیں۔ اور ہزاروں لاشیں درختوں سے لٹک رہی تھیں اس تباہی کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اس سلسلہ میں اتنی دحشت ناک خبریں ہم پڑھ چکے ہیں کہ ان کا اعادہ ذہنی کوفت اور پریشانی کا ہی باعث ہو سکتا ہے۔

۱۹۰۵ء سے لیکر ۱۹۷۰ء تک دنیا میں واقع زلزلوں اور ان کے جانی نقصان کی ایک فہرست جس کی اطلاع ہم تک پہنچی ہے۔ اس کا ایک مختصر نقشہ درج ذیل ہے۔

سال	مقام	جانی نقصان
۱۹۰۵ء	کانگڑہ (ہندوستان)	۲۰،۰۰۰
۱۹۰۶ء	چلی (جنوبی امریکہ)	۱۵۰۰
”	سان فرانسیسکو (یورپ)	نامعلوم
۱۹۰۸ء	میسینا اور ریگیو (Messina & Reggio)	۲۰،۰۰۰۰
۱۹۱۴ء	اسپارٹہ بارڈ سماٹرا (ایشیا)	آبادی کا ۷۰٪
۱۹۱۵ء	اوازانو (اٹلی)	آبادی کا ۹۶٪
۱۹۲۰ء	کانسو (چین)	۲،۰۰۰۰
۱۹۲۳ء	جاپان	۲۰،۰۰۰۰
۱۹۳۰ء	نیپل (Naples)	۲۱۰۰
۱۹۳۲ء	کانسو (چین)	۷۰،۰۰۰
۱۹۳۴ء	مونگیر مظفر پور (بہار)	۶۰۰۰ سے زائد
۱۹۳۵ء	فارموسا (جاپان)	۳۰۰۰
”	کوئٹہ (پاکستان)	۲۵۰۰۰
۱۹۳۸ء	ٹرکی	۳۰،۰۰۰
۱۹۵۰ء	آسام (ہندوستان)	۱۵۰۰
۱۹۵۳ء	ایران	۱۰،۰۰۰
۱۹۵۴ء	شمالی الجزائر	۱۶۵۷
”	” مغرب ٹرکی	۱۲۰۰
۱۹۵۶ء	” افغانستان	۲۰۰۰
۱۹۵۷ء	” ایران	۲۵۰۰
۱۹۶۰ء	اگادیر (مراکو)	۱۲،۰۰۰
”	ایران	۵۰۰
۱۹۶۲ء	شمالی مغربی ایران	۱۰۰۰۰
۱۹۶۳ء	سکوپلجے (یوگوسلاویہ)	۷۰۰۰
۱۹۶۴ء	الاسکا	۳۰۰
۱۹۶۶ء	تاشقند (...)	متعدد بار نامعلوم
۱۹۶۷ء	کوئٹہ	۱۵۰ سے زائد
”	ٹرکی	۶۰۰
۱۹۶۸ء	سیسلی	۴۰۰
۱۹۶۸ء	نیپلز	۲۰۰۰
”	ایران	۲۰،۰۰۰
۱۹۷۰ء	پیرو (...)	۵۰،۰۰۰

بہرحال ان ہولناک تباہیوں کے متعلق خداتعالےٰ کے ایک فرستادہ نے قبل از وقت تنبیہ فرمائی تھی۔ لیکن دنیا نے اس آواز پر کان نہ دھرا جس کے نتیجہ میں دنیا کو اتنی بڑی تباہیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ پس ے

ایک طوفان تھا کہ تھا سیلاب جوش پر
نوح کی کشتی میں جو بیٹھے وہی ہو رستگار

(مسیح موعودؑ)

(۳)

اسی طرح آپ نے ۱۹۰۶ء میں مستقبل میں رونما ہونے والی عظیم جنگوں کے متعلق پیشگوئی فرمائی چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"زمین پر اس قدر تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھائے گا جس کے کان سننے کے ہوں وہ سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پس ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو

(باقی ص۱۳ پر)

اسلامی سیرت و کردار اور مومنانہ صدق و صفا کے دلکش نمونے

(از مکرم شیخ خورشید احمد صاحب نائب ایڈیٹر الفضل ربوہ) :-

وقت کی اہم ترین ضرورت — عملی نمونہ

اس زمانہ میں اسلام کی ترقی اور اشاعت کیلئے سب سے اہم اور سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم دنیا کے سامنے اسلامی سیرت و کردار کا عملی نمونہ پیش کریں اور اس طرح اسلامی تعلیم اور اسلامی اصولوں کی حقانیت اور برتری کو اپنے عمل کے ذریعہ ثابت کریں۔ اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو یہ اسلام کی ایک ایسی خدمت اور ایسی تبلیغ ہے جو ہزاروں دلائل اور براہین سے زیادہ موثر اور کارگر ہے۔

اسلام کا یہی وہ عملی نمونہ ہے جسے اس زمانہ میں دوبارہ ظاہر کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے چنانچہ خود اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد یہ قرار دیتا ہے کہ یحیی الدین و یقیم الشریعۃ (تذکرہ ص[illegible])۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد یہی ہے کہ ایک ایسی جماعت دنیا میں قائم کر دی جائے۔ جو اپنے عملی نمونہ اور جدوجہد سے اسلام کو دوبارہ زندہ کرے اور شریعت حقہ اسلامیہ کے تمام احکام کو از سر نو دنیا میں قائم کر دکھائے یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں مختلف پیرایوں میں بار بار اس امر کو واضح کیا ہے اور بتایا ہے کہ

(میری بعثت سے) "اصل مقصد اللہ تعالیٰ کا یہ ہے کہ ایک پاک دل جماعت، مثل صحابہ کے بن جائے"

(ملفوظات جلد ہشتم ص۱۸۱)

حضور اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں :-

(۱) "اللہ تعالیٰ اس جماعت کو حکم دیتا ہے کہ اپنی حالت اور قوت ایمان کو درست کر کے دکھلاؤ کیونکہ جب تک عملی رنگ میں ایمان ثابت نہ ہو صرف زبان سے ایمان اللہ تعالیٰ کے نزدیک منظور نہیں۔۔۔۔ ہر ایک شخص جو اپنا صدق و ثبات ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ عملی طور پر قدم آگے نہیں رکھتا آسمان پر اس کو مومن نہیں کہا جا سکتا۔

(ملفوظات جلد ہشتم ص۳۶۸)

(۲) اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو۔۔۔ کلام الٰہی کی ہدایت پر چلو خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھلاؤ۔۔۔ اگر دلوں پر اثر انداز ہی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت ۔۔۔۔ کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی"

(ملفوظات جلد اوّل ص[illegible])

حضور نے جو کچھ فرمایا سب سے پہلے خود اس پر عمل کرنے کا نمونہ پیش کیا۔ حضور کی جماعت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کثرت کے ساتھ ایسے اصحاب پیدا ہوئے اور آج بھی موجود ہیں جنہوں نے حضور علیہ السلام کی مندرجہ بالا نصائح کو جو درحقیقت حضور کی دلی تڑپ کی مظہر ہیں پورا کیا اور جنہوں نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس قوت قدسیہ کے طفیل جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے ظاہر ہوئی واقعی اپنی عملی زندگی میں ایسا روحانی انقلاب پیدا کیا کہ وہ اسلامی سیرت و کردار کے چلتے پھرتے نمونے بن گئے۔ یہی وہ پاک نمونے ہیں جن سے متاثر ہو کر علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے یہ اعتراف کیا کہ

میری رائے میں ۔۔۔ پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔

(ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر ص۱۸)

آج جبکہ دنیا خدا اور اس کے رسول کے پیغام امن و حیات سے روگردانی اور بغاوت اختیار کر کے سرعت کے ساتھ تباہی اور بربادی کی راہ پر گامزن ہے۔ اور شدید کرب و مشکلات اور بے چینی میں مبتلا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی سیرت کردار کے ان تابندہ نمونوں کو بار بار کثرت کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور حضور کی جماعت نے پیش کئے۔ یہی وہ زندۂ جاوید نمونے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام دنیا میں کیسے پاکباز انسان پیدا کرنا چاہتا ہے اور یہ کہ ایسے انسان صرف پہلے ہی پیدا نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ آج بھی پیدا ہو سکتے ہیں جنہیں دیکھ کر واقعی یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ انسان نہیں ہیں۔ بلکہ چلتے پھرتے فرشتے ہیں جو انسانوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔

ذیل میں چند ایک ایسے ہی نمونوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے اس سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ خود جماعت کی نئی نسلوں کو یہ علم اور احساس ہو کہ ان کے بزرگ تقویٰ پرہیزگاری توکل اور اخلاص کے کیسے اعلیٰ مقام پر فائز تھے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کے لئے ہمیں کتنی جدوجہد قربانیوں اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔

توکل علی اللہ

توکل ایک اعلیٰ درجہ کا اسلامی خلق ہے قرآن کریم نے اس پر خاص زور دیا ہے فرماتا ہے

وعلی اللہ فلیتوکل المومنون (ابراهیم)

یعنی مومنوں کا بھروسہ اور توکل اللہ تعالیٰ پر ہی ہوتا ہے

توکل کا بہترین نمونہ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دکھایا جنہوں نے شدید ترین مخالفتوں اور بظاہر انتہائی بے سروسامانی کے باوجود اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کی ایسی مثالیں قائم فرمائیں۔ جو تا قیامت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے اصحاب نے بھی اس کے قابل قدر نمونے دکھائے حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ پر جو توکل تھا۔ اس کی کیفیت بیان کرتے ہوئے حضور نے ایک موقعہ پر فرمایا۔

"میں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں۔ جیسے سخت حبس ہوتا ہے اور گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے تو لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہوگی ایسا ہی جب میں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے

پھر حضور نے خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا

"جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے تو جو ذوق و سرور اللہ تعالیٰ پر توکل کا اس وقت مجھے حاصل ہوتا ہے میں اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا وہ حالت بہت ہی زیادہ راحت بخش اور طمانیت انگیز ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ کیسہ بھرا ہوا ہو"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس زندگی اللہ تعالیٰ پر اعلیٰ درجہ کے توکل کی مثالوں سے بھری ہوئی ہے بطور نمونہ صرف ایک مثال عرض کی جاتی ہے

۱۹۰۳ء کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک شدید مخالف مولوی کرم دین صاحب نے حضور کے خلاف ازالۂ حیثیت عرفی کا دعویٰ دائر کر دیا یہ مقدمہ جس مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کیا گیا۔ وہ ایک متعصب آریہ تھا جو حضور سے شدید بغض و عناد رکھتا تھا۔ آریوں نے گورداسپور میں ایک خفیہ جلسہ کر کے اس مجسٹریٹ کو بھی اس میں مدعو کیا۔ اور اسے کہا۔ کہ آپ جانتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب ہمارے سخت دشمن ہیں اور ہمارے نزدیک ہمارے لیڈر پنڈت لیکھرام کے قاتل ہیں۔ وہ اب آپ کے ہاتھ میں شکار ہیں آپ اس شکار کو کسی حالت میں بھی ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ چنانچہ اس مجسٹریٹ نے ان ہندوؤں کے سامنے وعدہ کیا کہ جہاں تک اس سے ہو سکے گا۔ وہ ضرور (حضرت) مرزا صاحب کو سزا دلانے کی کوشش کرے گا۔

کسی نہ کسی طرح اس کارروائی کی اطلاع ایک احمدی دوست (حضرت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم آف گوڑیانی) کو بھی ہو گئی۔ وہ سخت گھبرا گئے انہوں نے اس کی اطلاع حضور علیہ السلام کی خدمت میں بھی بھجوا دی حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کا بیان ہے کہ جب میں نے یہ واقعہ حضور کی خدمت میں عرض کیا تو "حضور خاموشی سے سنتے رہے جب میں "شکار" کے لفظ پر پہنچا تو یک لخت حضرت اقدس اٹھ کر بیٹھ گئے اور آپ کی آنکھیں چمک اٹھیں اور چہرہ سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا

"میں اس کا شکار ہوں ۔۔۔۔۔!

میں شکار نہیں ہوں میں شیر ہوں اور شیر بھی خدا کا۔ وہ بھلا خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال سکتا ہے۔ ایسا کر کے تو دیکھے!"

پھر حضور نے فرمایا

"میں کیا کروں میں نے تو خدا کے

اسلامی سیرت و کردار اور مومنانہ صدق و صفا کے دلکش نمونے

-: از مکرم شیخ خورشید احمد صاحب نائب ایڈیٹر الفضل ربوہ :-

وقت کی اہم ترین ضرورت — عملی نمونہ —

اس زمانہ میں اسلام کی ترقی اور اشاعت کیلئے سب سے اہم اور سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم دنیا کے سامنے اسلامی سیرت و کردار کا عملی نمونہ پیش کریں اور اس طرح اسلامی تعلیم اور اسلامی اصولوں کی حقانیت اور برتری کو اپنے عمل کے ذریعہ ثابت کریں۔ اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو یہ اسلام کی ایک ایسی خدمت اور ایسی تبلیغ ہے جو ہزاروں دلائل اور براہین سے زیادہ موثر اور کارگر ہے۔

اسلام کا یہی وہ عملی نمونہ ہے جسے اس زمانہ میں دوبارہ ظاہر کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے چنانچہ خود اللہ تعالے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد یہ قرار دیتا ہے کہ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ (تذکرہ ص۵۰) یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد یہی ہے کہ ایک ایسی جماعت دنیا میں قائم کر دی جائے۔ جو اپنے عملی نمونہ اور جدوجہد سے اسلام کو دوبارہ زندہ کرے اور شریعتِ حقہ اسلامیہ کے تمام احکام کو از سر نو دنیا میں قائم کر دکھائے یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں مختلف پیرایوں میں بار بار اس امر کو واضح کیا ہے اور بتایا ہے کہ

(میری بعثت سے) "اصل مقصد اللہ تعالے کا یہ ہے کہ ایک پاک دل جماعت، مثل صحابہ کے بن جائے"

(ملفوظات جلد ہشتم ص۱۸۱)

حضور اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

(۱) "اللہ تعالے اس جماعت کو حکم دیتا ہے کہ اپنی حالت اور قوت ایمان کو درست کر کے دکھلاؤ کیونکہ جب تک عملی رنگ میں ایمان ثابت نہ ہو صرف زبان سے ایمان اللہ تعالے کے نزدیک منظور نہیں۔ ... ہر ایک شخص جو اپنا صدق و ثبات ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ عملی طور پر قدم آگے نہیں رکھتا آسمان پر اس کو مومن نہیں کہا جا سکتا۔

(ملفوظات جلد ششم ص۳۶۸)

(۲) اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاحِ دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو۔۔۔ کلامِ الٰہی کی ہدایت پر چلو خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھلاؤ۔۔۔ اگر دلوں پر اثر انداز ہی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت ..... کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص۶۷)

حضور نے جو کچھ فرمایا سب سے پہلے خود اس پر عمل کرنے کا نمونہ پیش کیا۔ حضور کی جماعت میں بھی اللہ تعالے کے فضل سے کثرت کے ساتھ ایسے اصحاب پیدا ہوئے اور آج بھی موجود ہیں جنہوں نے حضور علیہ السلام کی مندرجہ بالا نصائح کو جو درحقیقت حضور کی دلی تڑپ کی مظہر ہیں پورا کیا اور جنہوں نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس قوتِ قدسیہ کے طفیل جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے ظاہر ہوئی واقعی اپنی عملی زندگی میں ایسا روحانی انقلاب پیدا کیا کہ وہ اسلامی سیرت و کردار کے چلتے پھرتے نمونے بن گئے۔ یہی وہ پاک نمونے ہیں جن سے متاثر ہو کر علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے یہ اعتراف کیا کہ

میری رائے میں ... پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقۂ قادیانی کہتے ہیں۔

(ملتِ بیضاء پر ایک عمرانی نظر ص۱۸)

آج جبکہ دنیا خدا اور اس کے رسول کے پیغام امن و حیات سے روگردانی اور بغاوت اختیار کر کے سرعت کے ساتھ تباہی اور بربادی کی راہ پر گامزن ہے۔ اور شدید کرب و مشکلات اور بے چینی میں مبتلا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی سیرت کردار کے ان تابندہ نمونوں کو بار بار کثرت کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور حضور کی جماعت نے پیش کئے۔ یہی وہ زندۂ جاوید نمونے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام دنیا میں کیسے پاک باز انسان پیدا کرنا چاہتا ہے اور یہ کہ ایسے انسان صرف پہلے ہی پیدا نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ آج بھی پیدا ہو سکتے ہیں جنہیں دیکھ کر واقعی یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ انسان نہیں ہیں۔ بلکہ چلتے پھرتے فرشتے ہیں جو انسانوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔

ذیل میں چند ایک ایسے ہی نمونوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے اس سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ خود جماعت کی نئی نسلوں کو یہ علم اور احساس ہو کہ ان کے بزرگ تقویٰ پرہیزگاری توکل اور اخلاص کے کیسے اعلیٰ مقام پر فائز تھے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کے لئے ہمیں کتنی جدوجہد قربانیوں اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔

توکل علی اللہ

توکل ایک اعلیٰ درجہ کا اسلامی خلق ہے قرآن کریم نے اس پر خاص زور دیا ہے فرماتا ہے

وعلی اللّٰہ فلیتوکل المومنون (ابراھیم)

یعنی مومنوں کا بھروسہ اور توکل اللہ تعالے پر ہی ہوتا ہے

توکل کا بہترین نمونہ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دکھایا جنہوں نے شدید ترین مخالفتوں اور بظاہر انتہائی بے سروسامانی کے باوجود اللہ تعالے پر بھروسہ اور توکل کی ایسی مثالیں قائم فرمائیں۔ جو تا قیامت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے اصحاب نے بھی اس کے قابل قدر نمونے دکھائے حضور علیہ السلام کو اللہ تعالے پر جو توکل تھا۔ اس کی کیفیت بیان کرتے ہوئے حضور نے ایک موقعہ پر فرمایا۔

"میں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں۔ جیسے سخت حبس ہوتا ہے اور گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے تو لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہوگی ایسا ہی جب میں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے

پھر حضور نے خدا تعالے کی قسم کھا کر فرمایا

"جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے تو جو ذوق و سرور اللہ تعالے پر توکل کا اس وقت مجھے حاصل ہوتا ہے میں اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا وہ حالت بہت ہی زیادہ راحت بخش اور طمانیت انگیز ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ کیسہ بھرا ہوا ہو"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس زندگی اللہ تعالے پر اعلیٰ درجہ کے توکل کی مثالوں سے بھری ہوئی ہے بطور نمونہ صرف ایک مثال عرض کی جاتی ہے

سنہ ۱۹۰۳ء کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک شدید مخالف مولوی کرم دین صاحب نے حضور کے خلاف ازالۂ حیثیت عرفی کا دعویٰ دائر کر دیا یہ مقدمہ جس مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کیا گیا۔ وہ ایک متعصب آریہ تھا جو حضور سے شدید بغض و عناد رکھتا تھا۔ آریوں نے گورداسپور میں ایک خفیہ جلسہ کرکے اس مجسٹریٹ کو بھی اس میں مدعو کیا۔ اور اسے کہا۔ کہ آپ جانتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب ہمارے سخت دشمن ہیں اور ہمارے نزدیک ہمارے لیڈر پنڈت لیکھرام کے قاتل ہیں۔ وہ اب آپ کے ہاتھ میں شکار ہیں آپ اس شکار کو کسی حالت میں بھی ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ چنانچہ اس مجسٹریٹ نے ان ہندوؤں کے سامنے وعدہ کیا کہ جہاں تک اس سے ہو سکے گا۔ وہ ضرور (حضرت) مرزا صاحب کو سزا دلانے کی کوشش کرے گا۔

کسی نہ کسی طرح اس کارروائی کی اطلاع ایک احمدی دوست (حضرت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم آف گوڑیانی) کو بھی ہو گئی۔ وہ سخت گھبرا گئے انہوں نے اس کی اطلاع حضور علیہ السلام کی خدمت میں بھی بھجوا دی حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کا بیان ہے کہ جب میں نے یہ واقعہ حضور کی خدمت میں عرض کیا تو "حضور خاموشی سے سنتے رہے جب میں 'شکار' کے لفظ پر پہنچا تو یک لخت حضرت اقدس اٹھ کر بیٹھ گئے اور آپ کی آنکھیں چمک اٹھیں اور چہرہ سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا

"میں اس کا شکار ہوں ....

میں شکار نہیں ہوں میں شیر ہوں اور شیر بھی خدا کا۔ وہ بھلا خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال سکتا ہے۔ ایسا کر کے تو دیکھے!

پھر حضور نے فرمایا

میں کیا کروں میں نے تو خدا کے

سامنے (اپنے آپ کو) پیش کر
دیا ہے کہ میں تیرے دین کی خاطر
اپنے ہاتھ اور پاؤں میں لوہا پہننے
کے لئے تیار ہوں۔ مگر وہ کہتا
ہے کہ نہیں میں تجھے ہر ذلت سے
بچاؤں گا۔ اور عزت کے ساتھ
بری کروں گا۔"

(سیرت المہدی حصہ اوّل)

ذرا غور کیجئے! جس مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ ہے وہ سخت مخالف ہے اور معاند ہے۔ اور حضور کو ہر ممکن طریق سے تنگ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور برملا اپنے ساتھیوں کو کہتا ہے۔ کہ میں اب اسے سزا دیئے بغیر نہ رہونگا۔ لیکن اس کے باوجود حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کے ایسے بلند مقام پر فائز ہیں کہ فرماتے ہیں میں تو خدا کا شیر ہوں وہ بھلا خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال کر تو دیکھے بالآخر واقعی ایسا ہی ہوتا ہے کہ حضور عزت کے ساتھ بری ہو جاتے ہیں۔ اور وہ مجسٹریٹ خود ذلیل و خوار ہو جاتا ہے۔ اور خدا کے شیر کو شکار کرنے کی بجائے خدا کے قہر و عذاب کا شکار ہو جاتا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کی کوئی ایسی مثال اس زمانہ میں کہیں اور مل سکتی ہے!

-۲-

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک زندگی کا ایک ایمان افروز واقعہ آپ نے پڑھا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کے کس بلند مقام پر فائز تھے۔ جب باوجود ہر طرح کی ظاہری تدابیر اختیار کرنے کے سخت ناموافق اور مخالف حالات کا سامنا ہوتا تھا تو پھر بھی آپ اس یقین اور ایمان پر قائم رہتے تھے۔ کہ میرا خدا ضرور میری مدد کرے گا۔ اور بعد کے حالات نے ہمیشہ یہ ثابت کیا کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے ہر لمحہ اور ہر قدم پر آپ کی غیر معمولی نصرت فرمائی

اب بتایا جاتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو قوت قدسیہ اس زمانہ میں ظاہر ہوئی اسی کی برکت سے آپ کے اصحاب میں بھی توکل علی اللہ کا یہی رنگ غالب تھا۔ وہ بھی ہر موقعہ پر اور ہر حالت میں اپنے خدا پر ایسا بھروسہ رکھتے تھے۔ کہ اس کی نظیر اس زمانہ میں ملنا محال ہے اور خدا تعالیٰ کا بھی ان کے ساتھ خاص سلوک تھا۔

سیدنا حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ — جو بعد میں خلیفۃ المسیح اوّل کے عہدہ پر فائز ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوّلین اصحاب میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے حضور علیہ السلام آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں رات دن خدا تعالیٰ کے حضور چلاتا اور عرض کرتا تھا۔ کہ اے میرے رب میرا کون ناصر و مددگار ہے۔ میں تنہا ہوں اور جب دعا کا ہاتھ پے در پے اٹھا اور فضائے آسمانی میری دعاؤں سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دعا کو شرف قبولیت بخشا اور رب العالمین کی رحمت نے جوش مارا اور خدا تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا۔۔۔۔ اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نور الدین ہے"

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

حضور علیہ السلام کے مندرجہ بالا الفاظ سے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے مقام کی فضیلت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اسی نسبت سے آپ کا توکل علی اللہ کا مقام بھی بہت بلند تھا۔ آپ کے اپنے الفاظ میں چند ایمان افروز واقعات سنیئے۔ جن ایام میں حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ مہاراجہ جموں کشمیر کے پاس بطور طبی مشیر مقیم تھے ان کا ذکر کرتے ہوئے آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"جموں میں حاکم نام ایک ہندو پنساری تھا وہ ہمیشہ مجھے نصیحتاً کہا کرتا تھا کہ ہر مہینہ میں ایک ہزار روپیہ آپ پس انداز کر لیا کریں۔ یہاں مشکلات پیش آ جاتی ہیں۔ میں ہمیشہ یہی کہہ دیا کرتا تھا کہ ایسے خیالات کرنا اللہ تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ ہم پر انشاء اللہ کبھی مشکلات نہ آئیں گے۔ جس دن میں وہاں سے علیحدہ ہوا ہوں اس دن وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا۔ کہ آج شاید میری نصیحت آپ کو یاد آئی ہوگی۔ میں نے کہا میں تمہاری نصیحت کو جیسے پہلے حقارت سے دیکھتا تھا۔ آج بھی ویسے ہی حقارت سے دیکھتا ہوں۔ ابھی وہ مجھ سے باتیں ہی کر رہا تھا کہ خزانہ سے چار سو اسّی (۴۸۰) روپیہ میرے پاس آئے کہ یہ آپ کی ان دنوں کی تنخواہ ہے۔ اس پنساری نے افسروں کو گالی دے کر کہا کہ کیا نورالدین پر تم پر نالش تھوڑا کر دینے لگا تھا۔ ابھی وہ اپنے غصہ کو فرو نہ کرنے پایا تھا۔ کہ ایک رانی صاحبہ نے میرے پاس بہت سا روپیہ بھجوایا اور کہا کہ اس وقت ہمارے پاس اس سے زیادہ روپیہ نہ تھا۔ یہ ہمارے جیب خرچ کا روپیہ ہے۔ جس قدر اس وقت موجود تھا وہ سب حاضر خدمت ہے۔ پھر تو اس "ہندو" کا غصہ بہت ہی بڑھ گیا۔ بندہ کو ایک شخص کا ایک لاکھ بچانوے ہزار روپیہ دینا تھا۔ اس پنساری نے اس طرف اشارہ کیا کہ بھلا یہ تو ہوا جی کا آپ کو قریباً دو لاکھ روپیہ دینا ہے وہ آپ کو بدوں اس کے کہ اپنا اطمینان کر لے کیسے جانے دیں گے اتنے میں اسی کا آدمی آیا اور بڑے ادب سے ہاتھ باندھ کر کہنے لگا کہ میرے پاس ابھی تار آیا ہے۔ میرے آقا فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب نے جانا ہے ان کے پاس روپیہ نہ ہوگا اس لئے تم ان کا سب سامان گھر جانے کا کر دو اور جس قدر روپیہ کی ان کو ضرورت ہو دے دو۔ اور اسباب کو اگر وہ ساتھ نہ لے جا سکیں تو تم اپنے اہتمام سے بحفاظت پہنچا دو۔ میں نے کہا کہ مجھ کو روپیہ کی ضرورت نہیں خزانہ سے بھی روپیہ آ گیا ہے اور ایک رانی نے بھی بھیج دیا ہے۔ میرے پاس روپیہ کافی سے زیادہ ہے۔ اور اسباب میں سب ہی ساتھ لے جاؤں گا غالباً اس وقت میرے پاس بارہ سو (۱۲۰۰) یا اس سے بھی کچھ زائد روپیہ آ گیا ہے۔ وہ ہندو پنساری کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ پرمیشر کے ہاں بھی کچھ لحاظ داری ہوتی ہے۔ ہم لوگ صبح سے لے کر شام تک کیسے کیسے دکھ اٹھاتے ہیں تب کہیں بڑی دقت سے روپیہ کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ بھلا اور تو ہوا اس احمق کو دیکھو اپنے روپیہ کا مطالبہ تو نہ کیا اور دینے کو تیار ہو گیا میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ دلوں کو جانتا ہے۔ ہم اس کا روپیہ انشاء اللہ بہت ہی جلد ادا کر دیں گے تم ان بھیدوں کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ (اپنے وطن) بھیرہ میں پہنچ کے میرا ارادہ ہوا کہ میں ایک بہت بڑے پیمانہ پر شفا خانہ کھولوں اور ایک عالی شان مکان بنا لوں۔ وہاں میں نے ایک مکان بنایا۔ ابھی وہ ناتمام ہی تھا اور غالباً سات ہزار روپیہ اس پر خرچ ہونے پایا تھا۔ کہ میں کسی ضرورت کے سبب لاہور آیا۔ میرا جی چاہا کہ حضرت (مرزا) صاحب کو بھی دیکھوں اس واسطے میں قادیان آیا چونکہ بھیرہ میں بڑے پیمانہ پر عمارت کا کام شروع تھا۔ اس لئے میں نے واپسی کا یکہ کرایہ کیا تھا یہاں آ کر حضرت صاحب سے ملا اور ارادہ کیا کہ آپ سے ابھی اجازت لے کر رخصت ہوں۔ آپ نے اثنائے گفتگو مجھ سے فرمایا کہ "اب تو آپ فارغ ہو گئے ہیں"۔ میں نے کہا ہاں اب تو میں فارغ ہوں یکہ والے سے میں نے کہہ دیا کہ اب تم چلے جاؤ کہ آج اجازت لینا مناسب نہیں ہے۔ کل پرسوں اجازت لیں گے اگلے روز آپ نے فرمایا "کہ آپ کو اکیلے رہنے میں تو تکلیف ہوگی آپ اپنی ایک بیوی کو بلوا لیں"۔ میں نے حسب الارشاد بیوی کے بلانے کیلئے خط لکھ دیا اور یہ بھی لکھ دیا کہ ابھی میں شاید جلد نہ آ سکوں اس لئے عمارت کا کام بند کر دیں۔ جب میری بیوی آ گئی تو آپ نے فرمایا کہ آپ کو کتابوں کا شوق ہے۔ لہٰذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ اپنا کتب خانہ منگوا لیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد فرمایا کہ دوسری بیوی آپ کی مزاج شناس اور پرانی ہے۔ آپ اس کو ضرور بلا لیں۔ لیکن مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ مجھ کو نورالدین کے متعلق الہام ہوا ہے۔ اور وہ شعر حریری میں موجود ہے۔ ؎

لا تصبوا الی الوطن
فیہ تھان وتمتحن

خدا تعالیٰ کے بھی عجیب تصرفات ہوتے ہیں۔ میرے واہمہ اور خیال میں بھی پھر بھیرہ کا خیال نہ آیا۔ پھر تو ہم قادیان کے ہی ہو گئے۔"

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۴۷ تا ۱۶۹)

مندرجہ بالا اقتباس کو پڑھیئے اور بار بار پڑھیئے۔ اور پھر اندازہ لگائیے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ توکل علی اللہ کے کس بلند مقام پر فائز تھے۔ اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا بھی آپ کے ساتھ کیا غیر معمولی مشفقانہ سلوک تھا سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

سکندرآباد ۲۹ ظہور/اگست مکرم بشیرالدین الٰہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سکندرآباد کی صاحبزادی عزیزہ بیگم سلمہا کا نکاح عزیز بشارت علی صاحب ابن سید خورشید علی صاحب کے ساتھ پندرہ صد (۱۵۰۰) روپیہ مہر پر ہوا خطبہ نکاح خاکسار نے پڑھا۔ غیر احمدی معززین بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر لیا ۳۱ ظہور کو دعوتِ ولیمہ تھی۔ متعدد غیر احمدی بھی مدعو تھے۔ ایک ڈیڑھ گھنٹہ تک تبلیغ کا بہت اچھا موقع ملا فالحمد للہ علی ذالک اس موقع پر اظہار تشکر کے طور پر مکرم بشیرالدین الٰہ دین صاحب اور مکرم سید خورشید علی صاحب نے بتفصیل ذیل عطا فرمائے۔

اعانت بدر -/۱۰
بیرون مساجد -/۱۰

بزرگانِ سلسلہ و احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ

ارضِ بلال میں احمدی ڈاکٹروں کی بے لوث خدمات

از محترم مسعود احمد صاحب دہلوی ربوہ

اللہ تعالیٰ اپنے وجودوں کو روحانی جماعتوں کی قیادت و راہنمائی کا ذریعہ بنانا ہے انہیں اثر و جذب کی ایک غیر معمولی قوت عطا فرماتا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ اپنے اندر غیر معمولی اثر رکھتے ہیں ایک ہی بات یا ایک ہی تحریک اگر دوسرے پیش کریں تو اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا لیکن جب خدا تعالیٰ کے تائید یافتہ مقدس وجودوں کی زبان سے وہی تحریک جاری ہوتی ہے تو اس کا خاص اثر ہوتا ہے۔ وہ قلوب میں ایک غیر معمولی انقلاب بپا کرنے کا موجب ہوتی ہے وہ فکر و عمل کے نئے نئے راستے کھول دیتی ہے اور ایسے رنگ میں قربانی اور ایثار پر آمادہ کر دیتی ہے کہ ہر دیکھنے والی آنکھ اس کی غیر معمولی قوت اثر و جذب کو محسوس کرتی ہے اور مومنین کی جماعت ان قربانیوں کے نتیجہ میں ترقی کرتی ہوئی کہیں سے کہیں پہنچ جاتی ہے۔ *

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (النور)

یعنی اے مومنو! جب ہمارا یہ مقدس رسول تمہیں قربانی و ایثار کے لئے بلاتا ہے تو ایسا ہرگز نہ سمجھو جیسا کہ تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ بعض بعض کو بلاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس رسول کی طرف سے جب کوئی تحریک کی جاتی ہے اور جب وہ تمہیں کسی قربانی کے لئے بلاتا ہے تو اس کا ایسا کرنا عام لوگوں کی طرح نہیں ہوتا بلکہ اپنے اندر خاص کشش اور اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس کی دعوت اور اس کی تحریک کے پیچھے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے جو اس کی تائید کر رہا ہوتا ہے اور جو اس کی آواز میں ایک غیر معمولی اثر و جذب پیدا کر دیتا ہے۔ پس اس کی آواز کو کوئی معمولی آواز نہ سمجھو بلکہ یہ سمجھو کہ اس کے پیچھے دراصل اللہ تعالیٰ کی آواز کام کر رہی ہے۔

اثر و جذب کے یہ کرشمے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کی زندگیوں میں بھی بڑے واضح اور صاف رنگ میں نظر آتے ہیں۔ خلافتِ ثالثہ کے گذشتہ چھ سالہ عہد میں بھی اس کی کئی ایمان افروز مثالیں موجود ہیں

اس کی تازہ ترین مثال نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ کے مختلف ممالک میں طبی مراکز کا قیام اور احمدی ڈاکٹروں کی بے لوث خدمت اور قابلِ قدر قربانی ہے جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر پیش کی ہے۔

گذشتہ سال سفرِ مغربی افریقہ سے واپسی پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں سکیم کی تحریک جماعت کے سامنے پیش فرمائی جہاں تک اس تحریک کے مالی پہلو کا تعلق ہے وہ بھی بجائے خود ایک نہایت ایمان افروز داستان ہے لیکن اس وقت ہم اس کے دوسرے پہلو یعنی جانی قربانی کے اعتبار سے اس کی کامیابی کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ یہ پہلو بتاتا ہے کہ صرف مالی تحریکات ہی جماعت میں کامیاب نہیں ہوتیں بلکہ جب جانی قربانی کا مطالبہ پیش کیا جاتا ہے تو اس میں بھی ہماری جماعت کسی سے پیچھے نہیں رہتی۔ اور ایثار کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرتی ہے جو صرف الٰہی جماعتوں کے لئے ہی مخصوص ہے۔

نصرت جہاں سکیم گذشتہ سال حضور نے ارضِ بلال کے باشندوں کی خدمت اور بہبودی کے لئے پیش فرمائی۔ حضور کے دل میں خدا تعالیٰ نے اس تحریک کو القاء کیا جس کے نتیجہ میں حضور نے جماعت کے ڈاکٹروں کو دعوت دی کہ وہ اس تحریک کے تحت اپنے آپکو پیش کریں اور مرکز سلسلہ کی ہدایات کے مطابق مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں جاکر وہاں ڈسپنسریاں اور ہسپتال کھولیں۔ اور اس طرح وہاں کے مظلوم اور پس ماندہ باشندوں کی جو صدیوں سے ذلیل سمجھے جاتے تھے بے لوث خدمت کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں اس سکیم پر گذشتہ سال ماہ ستمبر میں باقاعدگی سے کام شروع ہوا۔ حضور کا ارادہ یہ ہے کہ آئندہ چند سالوں میں افریقہ کے مختلف ممالک میں کم از کم تیس چالیس طبی مراکز قائم کر دیئے جائیں جہاں پر مخلص اور قابل احمدی ڈاکٹر متعین ہوں جب حضور نے جماعت کے سامنے اس سکیم کو پیش فرمایا تو احمدی ڈاکٹروں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانی اور ایثار کا قابلِ قدر نمونہ دکھایا

اور بڑے اخلاص کے ساتھ اپنے آپ کو والہانہ رنگ میں اس خدمت کے لئے پیش کیا۔ جن ڈاکٹروں نے اپنی خدمات پیش کیں ان میں سے اکثر ایسے تھے جو معقول اور باعزت ملازمتیں چھوڑ کر آئے۔ ان میں سے بعض انگلستان اور دیگر ممالک بیرون میں ملازم تھے یا پرائیویٹ پریکٹس کرتے تھے۔ اور وہ اپنی پریکٹس میں غیر معمولی طور پر بہت کامیاب تھے۔ ان کی ہزاروں کی آمد تھی۔ لیکن خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انہوں نے دنیوی مفاد کو فراموش کر دیا۔ بعض ڈاکٹروں کے پاس ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے علاوہ ایف۔ آر۔ سی۔ ایس کی ڈگری بھی تھی۔ بعض مختلف بیماریوں کے سپیشلسٹ تھے۔ اور شاندار مستقبل ان کے سامنے تھا۔ لیکن انہوں نے خلیفۂ وقت کی آواز کو دنیوی آسائشوں پر مقدم کیا۔ افریقہ کے جن ممالک میں انہیں بھیجا گیا وہاں چونکہ ......

....

.... نئے سرے سے کام کا آغاز ہونا تھا۔ اس لئے رہائش اور کام کے آغاز کے سلسلہ میں انہیں کئی ایک مشکلات پیش آرہی ہیں۔ لیکن چونکہ دل میں اخلاص ہے اس لئے وہ خندہ پیشانی سے ہر طرح کی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ بڑی معقول آمد اور بڑے آرام و آسائش کو چھوڑ کر وہاں گئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ۳۱ احمدی ڈاکٹروں نے اسی خدمت کے لئے اپنے نام پیش کئے تھے۔ ان میں سے ۱۶ کو حضور نے منتخب فرمایا۔ اس وقت تک گیارہ ڈاکٹر افریقہ کے چار ملکوں یعنی نائیجیریا۔ گھانا۔ گیمبیا اور سیرالیون میں جاکر کام شروع کر چکے ہیں۔ اور باقی پانچ اگلے ماہ تک انشاء اللہ وہاں پہنچ جائیں گے۔ افریقہ کے باشندوں نے بلا لحاظ مذہب و ملت ہمارے ان ڈاکٹروں کا بڑے شوق کے ساتھ خیر مقدم کیا ہے جہاں جہاں بھی نئی ڈسپنسریاں قائم ہوئی ہیں وہاں پر غیر معمولی خوشی اور جوش کا اظہار کیا گیا شادیانے بجائے گئے۔ اور بعض

منایا گیا بعض مقامات پر مقامی چیفس اور عوام نے مل کر ہمارے ڈاکٹروں کے لئے کلینک اور مکان کا انتظام کر رکھا ہے بعض جگہ خود مقامی حکومت مکانات اور ڈسپنسریوں کا انتظام کر رہی ہے جب سیرالیون میں ایک احمدی ڈاکٹر پہنچے تو ابھی بہت سے ابتدائی انتظامات ہونے باقی تھے۔ لیکن مقامی لوگ منت سماجت کرنے لگے کہ ہمارے مریضوں کا علاج شروع کیا جائے۔ چنانچہ اس بے سروسامانی کی حالت میں ہی کام شروع کر دیا گیا۔ پہلے دن ہی ۲۶ مریض دیکھے گئے۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے مختصر سے عرصہ میں چھ سات سو آؤٹ ڈور مریضوں کو دیکھا اور ساٹھ کے قریب آپریشن کئے۔ واضح رہے کہ اس سکیم کے تحت ... جو اخراجات کئے جاتے ہیں وہ بیرونی ممالک کی احمدی جماعتوں کے چندوں سے پورے کئے جا رہے ہیں جو وہ نصرت جہاں سکیم میں پیش کر رہے ہیں۔

یہ توقتی ہمارے احمدی ڈاکٹروں کے جذبہ اخلاص و ایثار کی کیفیت۔ اس پر مزید اللہ تعالیٰ کا فضل یہ ہے کہ جیسا کہ حضور نے خود بھی کئی مواقع پر بتایا ہے کہ ہمارے احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھوں مریضوں کو غیر معمولی طور پر شفا حاصل ہو رہی ہے اور معجزانہ رنگ میں انہیں جو دستِ شفا حاصل ہے اس کا یہ اثر ہے کہ دور دراز علاقوں سے مریض ان کی طرف کھچے چلے آتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر صاحب کی مقامی عیسائی حلقے اور عیسائی ہسپتال کے کارکن بہت مخالفت کر رہے تھے۔ لیکن جب ایک عیسائی پادری کو ان کے ہاں آرام نہ آیا تو انہوں نے مجبوراً اسے ہمارے طبی مرکز میں بھیجا جہاں اس کا علاج کیا گیا۔ اور اسے خدا کے فضل سے آرام آگیا۔

ہمارے ڈاکٹروں کی یہ بے لوث مخلصانہ خدمت ہر جگہ ہمارے ملک کے لئے بھی بہت نیک نامی اور شہرت کا موجب بن رہی ہے اور اس طرح ان ممالک میں ہمارے وطن عزیز کا نام بھی روشن ہو رہا ہے۔ یہ سب حالات واضح کر رہے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز اور تحریک میں اللہ تعالیٰ نے اثر و جذب کی غیر معمولی تاثیر رکھی ہے ... کہ احمدی ڈاکٹروں نے حضور کی آواز پر ... کہنے کی توفیق پائی ہے ہر طرح کی آسائشوں کو چھوڑ کر ارضِ بلال میں پہنچ کر ہر قسم کی مشکلات کا مقابلہ کر کے اہلِ افریقہ کی بے لوث خدمت انجام دے رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے دستِ شفا سے ان کے لئے آرام و راحت کا سامان مہیا کر رہے ہیں ــــ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ

* قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ... اور ... بھی ... دی ہے چنانچہ فرماتا ہے۔

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کا شاندار انعقاد

(بقیہ صفحہ اول)

تاثرات بھی سپردِ قلم کیے۔

رضاکارانہ خدمات

اس کانفرنس کو ہر طرح سے کامیاب بنانے اور جملہ مہمانوں کے قیام و طعام کے تمام انتظام کے لیے ریشی واڑی کی جماعتوں نے تین تین چار چار خدام رضاکارانہ خدمات کے لئے پیش کیے تھے اور سرینگر سے نو کل خدام اور اسی طرح مبلغین کرام نے بھی رات دن خوب کام کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

کانفرنس کے تینوں دن مورخہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ / اگست (ظہور) ۱۹۷۱ء (۱۳۵۰ ہش) کے علمی اجلاسات کی کارروائی بتفصیل ذیل عمل میں آئی۔

کانفرنس کا پہلا دن

مورخہ ۲۷ / اگست۔ بروز جمعہ نماز کے وقت سے پہلے پہلے وادیٔ کشمیر کی جماعتوں سے بکثرت احمدی احباب حضرت صاحبزادہ صاحب کی اقتدار میں نمازِ جمعہ ادا کرنے تشریف لائے تھے۔ سوا دو بجے خطبہ شروع ہوا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے خطبہ کے دوران احبابِ جماعت کو اپنے معتقد تبلیغی نقطۂ نظر کئے اور عملی لحاظ سے قدم تیز تر کرنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا یہ مذہبی اجتماع ہے سیاست سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ ذکر و اذکار اور نیک باتوں اور دعاؤں میں اپنے وقت کو گذاریں۔

شام ۶ بجے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد کی صدارت میں کانفرنس کے پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب مبلغِ سلسلہ نے کی۔ اور نظم مکرم حمید الدین صاحب شمس فاضل نے پڑھی بعدہٗ حضرت صاحبزادہ صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا اللہ تعالیٰ کے متعلق تمام مذاہب نے اپنے اپنے رنگ میں رہنمائی کی ہے۔ اور تمام اہلِ مذاہب اپنے اپنے طریق کے مطابق عبادت کرتے چلے آتے ہیں تاکہ اس کی رضا حاصل ہو لیکن آج دنیا نے پھر اسے بھلا دیا ہے ورنہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اسی کا خوف دل میں ہو پھر ایک انسان دوسرے انسان پر ظلم و زیادتی کرے۔ قتل و غارت گری میں مصروف رہے اور فسق و فجور میں مبتلا ہو جائے۔ آپ نے فرمایا۔ دنیا میں آج کس قدر بے چینی اور بد امنی پھیلی ہوئی ہے۔ ہمارا ملک بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ یورپ، امریکہ، افریقہ اور دنیا کا کوئی ملک اس بے چینی سے نہیں بچ سکا اور یہ عالمگیر بے چینی نتیجہ ہے اس بات کا کہ آج بندہ کا تعلق اپنے خالقِ حقیقی سے منقطع ہو چکا ہے ایک مسلمان کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں لیکن قرآن کریم کو بھلا دیا ہے ایک ہندو کہتا ہے کہ میں ہندو ہوں لیکن وید کو بھلا دیا ہے ایک یہودی کہتا ہے کہ میں یہودی ہوں لیکن نہ تورات کو پڑھتا ہے نہ اس پر عمل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی سنتِ قدیمہ نے پھر یہ تقاضا کیا کہ خالق و مخلوق کے اس روحانی رشتہ کو دوبارہ قائم اور مضبوط کرنے کے لیے اپنی جناب سے روحانی مصلح مبعوث فرمائے چنانچہ اس کی رحمت نے پھر جوش مارا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عاشقِ صادق فرزند جلیل ایک خادم کو جس نے آنحضور صلعم کے دبستان سے تعلیم حاصل کی تھی مامور فرمایا تاکہ تازہ بتازہ نشانات کے ذریعہ اپنا چہرہ پھر سے دنیا کو دکھلائے آنموصوف نے آخر میں فرمایا اسی غرض کے پیشِ نظر ہم اس قسم کی حقیر خدمت کرتے رہتے ہیں تا مخلوق کا اپنے خالق حقیقی سے تعلق قائم ہو جائے۔ اور دنیا میں امن و شانتی قائم ہو جائے۔

بعدہٗ تقریر کا پروگرام شروع ہوا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ثاقب فاضل نے "بانیٔ جماعت احمدیہ کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق" کے عنوان پر کی۔ آنمکرم نے اپنی تقریر کے دوران بہت سی ایسی روایات جن سے اندازہ ہو سکتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلعم سے بے پناہ عشق تھا بیان کیں بیشتر اشعار و اقتباس میں کا ہر ہر لفظ آنحضرت صلعم کی محبت سے پُر تھا سنائے۔

درمیان میں محمد صدیق صاحب فانی آف پونچھ نے نظم سنائی۔

دوسری تقریر مکرم مولوی منظور احمد صاحب فاضل نے "جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اس کے خوشکن نتائج" کے عنوان پر کی۔ آنموصوف نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی دینی، مالی، جانی قربانیوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے دینِ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور آپ کو قبول کرکے آج جماعت احمدیہ تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ قرآن میں ہمہ تن مصروف ہے اور پھر اس سعیٔ حقیر کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے فضائل اور خوشکن نتائج کا بھی بالتفصیل ذکر کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ کی تھی۔ آپ نے سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ آج انسان فضاؤں میں پرواز کر رہا ہے اور چاند تک پہنچ چکا ہے اور دوسرے سیاروں تک پہنچنے کی کوشش میں ہے لیکن اپنے خالقِ حقیقی سے برگشتہ ہے۔ آج سے چودہ سو سال قبل ایک اُمّی و اَن پڑھ نے غارِ حرا میں بیٹھ کر خدائے واحد لاشریک کی ایسی عبادت کی کہ خدا تعالیٰ نے نوعِ انسان کے لئے مکمل ضابطۂ حیات اور ابدی پیغام بنی نوعِ انسان کے لئے رحمت و برکت کا موجب ہے عطا فرمایا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور اس تعلیم کی برکت کے نتیجے میں وہ ان پڑھ اونٹوں کے چرانے والے آنحضرت صلعم کی صحبت سے فیضیاب ہو کر دنیا کے استاد بن گئے۔ آنموصوف نے بتایا کہ دنیا کہتی ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے حالانکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے گلے پر کونسی تلوار رکھی گئی تھی۔ صہیب رومی، سلمان فارسی کے لئے کونسی تلوار استعمال کی گئی تھی۔ حضرت عمر رض تو نکلے تھے ننگی تلوار لے کر آنحضرت صلعم کو نعوذ باللہ ختم کرنے کے لئے لیکن آخرکار وہ خود ہی گھائل ہو گئے کس تلوار سے؟ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کی روحانی شخصیت اور ذاتِ قدسیہ ہی تھی۔

اسی طرح محترم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بچپن، جوانی اور بڑھاپا ہر سہ ادوار کی سیرت کے چیدہ چیدہ واقعات نہایت دلکش اور مؤثر رنگ میں بیان کیے۔

آخر میں صدر محترم نے مختصر سا خطاب فرمایا۔ اور بعد دعا ۹½ بجے شب یہ پہلا اجلاس اور کانفرنس کا پہلا دن بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

الحمد للہ علیٰ ذالک

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۷ / ظہور (اگست) بروز جمعۃ المبارک مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم مخدوم حسین صاحب خادمِ مسجد مبارک کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس سے قبل ماہ وفا (جولائی) ۱۹۶۹ء میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اعلانِ نکاح مکرمہ صفیہ نصرت صاحبہ بنت مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریکِ جدید سے پڑھا تھا۔ چنانچہ مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے نماز جمعہ اور عصر جمع ہو گئیں اس لئے دعا مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے بعد نماز عصر کی بجائے بعد نماز جمعہ ہی کرا دی۔ اور بارات ٹھیک پانچ بجے مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد کے مکان پر پہنچی۔ وہاں تلاوت و نظم کے بعد حضرت بھائی بشیر محمد صاحب صحابی نے دعا کرائی۔ بعدہٗ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

نوٹ:۔ مکرم ناصر احمد صاحب نے اس موقعہ پر مبلغ ۔/۵ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ادارہ)

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔ پتہ نوٹ فرمائیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRDERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ:۔ {AUTOCENTRE} ٹیلیفون نمبرز {23 — 1652 / 23 — 5222}

حصہ جائیداد
موصی احباب کی توجہ کیلئے

جو موصی حضرات کی وصیت سالہا سال قبل کی ہے اور وصیت کئے ہوئے عرصہ دراز ہو گیا ہے۔ اُنہوں نے جو جائیداد بوقتِ وصیت اپنے فارم وصیت میں درج کی تھی اگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے وصیت کے بعد ان کی جائیداد میں اضافہ ہوا ہو۔ تو انہیں چاہیئے کہ اب اپنی موجودہ جائیداد کو بھی شمار کر کے حصہ جائیداد ادا کریں۔ اور جائیداد میں جو اضافہ ہوا ہو اس کی تفصیل سے دفتر بہشتی مقبرہ کو بھی اطلاع دیں۔ حصہ آمد کے موصیان کو بھی اپنی آمدن میں اضافہ کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتے رہنا چاہیئے۔ اور آمدنی کے مطابق باشرح حصہ آمد ادا کرتے رہنا چاہیئے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

دورہ انسپکٹر تحریک جدید

مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریک جدید ۹ ستمبر کو قادیان سے روانہ ہو کر ۹ کو حیدرآباد سے وصولی چندہ جات اور حصول وعدہ جات کے سلسلہ میں دورہ شروع کر رہے ہیں۔ انسپکٹر صاحب موصوف آندھرا۔ میسور۔ مہاراشٹر۔ کیرالہ اور مدراس کے صوبہ جات کا دورہ کریں گے اپنے پروگرام سے وہ خود جماعتوں کو اطلاع کرتے رہیں گے۔

جملہ عہدیداران مال اور مبلغین کرام اور ذی اثر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس دورہ کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن تعاون سے انسپکٹر صاحب تحریک جدید کی مدد فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

وکیل المال تحریک جدید قادیان

زکوٰۃ ادا کرنے والے احباب سے گذارش

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے درجنوں احباب ہر سال زکوٰۃ ادا فرماتے ہیں لیکن وہ بالعموم ماہ رجب یا رمضان المبارک کے انتظار میں رہتے ہیں زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے رجب یا رمضان المبارک کا انتظار ضروری نہیں۔ بلکہ زکوٰۃ جب بھی واجب ہو جائے اس کا ادا کرنا اسی وقت ضروری ہے۔ اسی لئے زکوٰۃ دہندگان سے درخواست ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اپنی زکوٰۃ کی رقم جلد ارسال کر کے ممنون فرما دیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستِ دعاء

مکرم قمر العبدی صاحب ... (بہار) سے لکھتے ہیں کہ ان کے والد صاحب شدید بیمار ہیں۔ تمام بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے والد صاحب کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

خاکسار منیر احمد خادم
قادیان

آپ کا چندہ اخبار ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ماہ اخاء ۱۳۵۰ ہش (ماہ اکتوبر ۱۹۷۱ء) میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی اولین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ دس روپے بھجوا کر ممنون فرمائیں تا کہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے اگر ان کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد ان کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔

امید ہے کہ اخبار کی افادیت کے پیش نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کر کے ممنون فرمائیں گے۔ ان احباب کو بذریعہ چٹھی بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

مینجر اخبار بدر قادیان

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۲۱	مکرم اے کے محمود صاحب	[illegible]	مکرمہ [illegible]
۱۰۳۱	,, محمد شمس الحق صاحب	۱۴۱۷	,, عبدالسلام صاحب گلبرگی
۱۰۴۴	,, احمد الدین صاحب	۱۴۳۵	,, شریف احمد صاحب
۱۰۶۳	,, ڈاکٹر محمد رفیق صاحب	۱۴۶۴	,, ہدایت اللہ خان صاحب
۱۰۶۶	,, سی مبارک احمد صاحب	۱۵۱۱	مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ
۱۰۷۴	,, ایم سلیمان صاحب	۱۵۱۷	مکرم عبد الحفیظ صاحب
۱۰۸۹	,, ایم کے یوسف حسین صاحب	۱۶۰۸	,, ایس۔ زیڈ۔ ایم احمد صاحب
۱۱۲۷	,, حاجی غلام نبی صاحب وانی	۱۶۵۴	,, سید خورشید صاحب
۱۱۷۸	,, غلام محمد صاحب	۱۶۹۵	,, ایم عبید اللہ صاحب
۱۲۰۴	,, غلام محمد صاحب	۱۶۹۷	,, سید رشید احمد صاحب
۱۲۲۴	,, محمد قاسم صاحب	۱۷۰۵	,, شمس الدین صاحب
۱۲۴۴	,, خواجہ عبد السلام صاحب ٹاک	۱۸۶۶	,, سید محمود الحسن صاحب
۱۲۶۸	,, داؤد البائی صاحب	۱۸۸۶	,, سید محمد اسمٰعیل صاحب غوری
۱۲۷۰	,, ایس سبحان صاحب		
۱۳۱۱	,, شیخ ابراہیم صاحب	۱۸۸۷	,, محمد نعمت اللہ صاحب غوری
۱۳۴۴	,, ایم اے محمد اشرف صاحب	۱۹۵۶	,, عبد الکریم صاحب شریف

اعلانِ نکاح اور درخواست دعاء

عزیزہ سیدہ سیارۃ الحکمت امۃ الودود صاحبہ فائق بنت مکرم مولوی سید مذکر الدین احمد صاحب بی۔ اے کا نکاح ہمراہ مکرم سید رشید احمد صاحب ابن مولوی سید صمصام الدین صاحب مرحوم ساکن کرسمبی ڈاک خانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بعوض مہر مبلغ تین ہزار پانچصد روپے پر حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بتاریخ یکم ستمبر ۱۹۷۱ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں اعلان فرمایا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا فرمائی۔ احباب کرام سے بھی درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر جہت سے مبارک مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

مکرم مولوی سید مذکر الدین احمد صاحب نے اس خوشی میں مبلغ دس روپے اعانت اخبار بدر میں ارسال فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

مینجر اخبار بدر قادیان

درخواست دعاء۔ خاکسار نے امسال ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے سیکنڈ ایر کا امتحان دینا ہے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کے ایک دوست بشیر احمد صاحب کٹکی بھی اپنی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار طارق احمد احدی ابن مکرم غلام مصطفےٰ احمد صاحب
کٹک اڑیسہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئیاں

(بقیہ صفحہ ۶)

گئے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۵۶ و ص ۲۵۷)

اس عظیم پیشگوئی کے مطابق ساری دنیا نے پہلی اور دوسری عظیم جنگوں اور ان کے ہولناک اور ہیبت ناک نتائج کو دیکھا جس کی تفصیل میں جانے کی مجھے ضرورت نہیں۔ اس پیشگوئی کی جتنی بھی شقیں تھیں وہ سب کی سب پوری ہو گئیں۔ اور اس پیشگوئی کا تعلق جن جن ممالک کے ساتھ تھا وہ سب کے سب ان دونوں جنگوں کی لپیٹ میں آگئے۔ شہروں کے شہر ویران ہو گئے۔ لاکھوں آدمی مارے گئے۔ خون کی ندیاں بہہ گئیں۔ دنیا تہہ و بالا کر دی گئی۔

گویا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جنگِ عظیم کے متعلق قبل از وقت پیشگوئی فرما کر اس دنیا کے لئے حجت قائم فرما دی۔

اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بے شمار انذاری پیشگوئیاں بیان فرمائیں اور سب کی سب نہایت شاندار رنگ میں پوری ہوتی رہیں۔ اس قسم کی بعض پیشگوئیاں اپنے مخالفوں کی ناکامی اور دشمنوں کی ہلاکت کے متعلق تھیں۔ بعض انفرادی حیثیت کی اور بعض اجتماعی حیثیت کی تھیں۔ بعض مختلف اقوام و ملل کے متعلق اور بعض مختلف ممالک اور ان کے سربراہوں کے متعلق تھیں جو سب کے سب پوری ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپ کے منجانب اللہ ہونے کے ناقابلِ تردید ثبوت بہم پہنچاتی رہیں۔

(۵)

اب میں ہزارہا ان پیشگوئیوں میں سے جن کے اندر بشارت اور خوشخبری پائی جاتی ہے۔ بطور مثال کے صرف تین پیشگوئیاں بیان کروں گا۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے جو پیشگوئی میں بیان کرنے لگا ہوں وہ ایک زندہ خدا کی زندہ تجلی کا ظہور، اسلام کی عظمت کا نشان، حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ ثبوت اور مستقبل میں رونما ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب کی نشان دہی ...

کرنے والی ہے۔

یہ پیشگوئی پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے مشہور ہے۔ اس پیشگوئی کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہٖ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

اس پیشگوئی کا پس منظر یہ ہے کہ منکرینِ صداقت نے جب آپ پر اعتراضات کرنے شروع کئے اور نشانات کا مطالبہ کیا تو خدا تعالیٰ نے مسیح پاک کو ایک پسر موعود کی زبردست بشارت دی جس میں اس کی صفاتِ حسنہ کا خاکہ بھی کھینچا اور اس نشان کو ساری دنیا کے لئے ایک حجت قرار دیا۔

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو اس موعود فرزند کے متعلق عظیم الشان بشارت دی۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق اشتہار شائع فرمایا تو مخالفوں نے اس نشانِ آسمانی پر استہزاء کیا بلکہ بعض نے تو بالمقابل پیشگوئی بھی کی اور لکھا کہ:-

"لو کیا تین سال کے اندر اندر آپ کا خاتمہ ہو جائے گا اور آپ کی ذریت سے کوئی باقی نہ رہے گا"

(کلیات آریہ مسافر ص ۴۹۸ حصہ ۵)

مخالفوں اور معاندوں کی پیشگوئی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا فرمایا:

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اب صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ امید ہے احباب جماعت اس میں شرکت کی تیاری کر رہے ہونگے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان برکات سے وافر حصہ پانے کی سعادت بخشے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ میں شامل ہونے والے دوستوں کے لئے دعائیں فرمائی ہیں۔ آمین۔

چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندوں میں سے ہے جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے۔ بموجب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اس چندہ کی سو فیصدی وصولی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ازبس ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

جلسہ سالانہ کی مد میں اب تک وصولی کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد جماعتوں کی طرف سے تاحال اس چندہ کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ نہیں دی گئی اور بعض جماعتوں کی طرف سے اس مد میں کوئی رقم وصول ہی نہیں ہوئی۔

لہٰذا جملہ احباب جماعت۔ عہدیداران مال کو اور مبلغین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ تمام عہدیداران مال کو چاہیئے کہ کوشش کر کے چندہ جلسہ سالانہ کی سو فیصدی وصولی فرماویں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب جماعت کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال (آمد) قادیان)

احمدیہ صوبائی کانفرنس اُتر پردیش

بمقام امروہہ (ضلع مراد آباد) بتاریخ ۷، ۸ ر اکتوبر ۱۹۷۱ء

جماعتہائے احمدیہ اُتر پردیش کی صوبائی کانفرنس انشاء اللہ تعالیٰ ۷، ۸ ر اکتوبر بروز جمعرات و جمعہ امروہہ ضلع مراد آباد میں منعقد ہوگی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں کانفرنس میں شریک ہو کر روحانی فائدہ حاصل کریں نیز کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔

خاکسار بشیر احمد انچارج مبلغ صوبہ یو۔پی۔

ص ۳

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(در ثمین)

خدا تعالیٰ کی چہرہ نمائی اس رنگ میں ظہور پذیر ہوئی کہ وہ فرزند جلیل جس کا وعدہ دیا گیا تھا بتاریخ ۱۲ ر جنوری ۱۸۸۹ء میں حضور علیہ السلام کے ہاں پیدا ہوتا ہے اور پھر موعود الہام اس طرح جلد جلد بڑھا کہ ۲۵ سال کی عمر میں جماعت کا امام بنا اور ۵۲ سال کی عمر میں نہایت کامیابی و کامرانی کے ساتھ دنیا کے کناروں تک شہرت پانے ہوئے جماعت کی قیادت کی۔ اور منشاء الٰہی کے ساتھ ۸ ر نومبر ۱۹۶۵ء کو اپنے مالکِ حقیقی کے حضور بلا لیا گیا۔

آپ کی ۷۷ سالہ زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح ہے اس کا ایک ایک ورق حضور کا ایک ایک کارنامہ اس آسمانی نشان کی عظمت کی منہ بولتی تصویر ہے۔ (باقی)